سلمان رحمان
ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس،
ویزا اسٹیمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ
ڈومیسٹک ایئر ٹکٹنگ
HAT
Hina Air Travel
Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services
International & Domestic Air Ticketing.
Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil
Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763
Email : hinaairtravel@gmail.com
Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیانامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر

Latest WEDDING Gowns
Kamdar Suits
and all Kind
of Handicraft
Specialist in
GHARARA'S
NOVELTY Cloth Center
Nazirabad, Lucknow-226018,Ph.:0522-4332331
E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 39 Thursday 22 May, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۳۹) ۲۲؍مئی ۲۰۲۵ء بروز جمعرات قیمت: ایک روپیہ (صفحات:۴)

چھتیس گڑھ میں سلامتی دستوں کی بڑی کارروائی 30 نکسلی ڈھیر

رائے پور (ایجنسی): چھتیس گڑھ کے نارائن پور ضلع میں نکسلیوں کے خلاف سلامتی دستوں کا بڑا آپریشن جاری ہے۔ اطلاع کے مطابق جوانوں نے نکسلیوں کے ایک بڑے گروپ کو گھیر لیا جس میں کئی بڑے کمانڈر بھی شامل ہیں۔ صبح سے ہو رہی فائرنگ میں اب تک 30 سے زائد نکسلیوں کے مارے جانے کی خبر ہے۔ اس تصادم میں فوج کا ایک جوان بھی شہید ہو گیا ہے۔ تصادم ابوجھماڑ کے جاٹلور علاقے میں چل رہا ہے۔ سلامتی دستوں نے اب تک اس کارروائی میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ نارائن پور کے ایس پی پربھات کمار کے مطابق نکسلیوں کے ماڑ ڈویژن کے بڑے کیڈر کی اطلاع ملنے پر ڈی آر جی نارائن پور، دنتے واڑہ، بیجاپور اور کونڈا گاؤں کے ابوجھماڑ میں آپریشن چلایا گیا۔ بدھ کی صبح سے تصادم جاری ہے۔ وزیر داخلہ نے تصدیق کی ہے کہ اس کارروائی میں ملک بھر کی ایجنسیوں کو جس بڑے نکسلی رہنما کیشو راؤ عرف بسو راج کی طویل عرصے سے تلاش تھی وہ مارا گیا ہے۔ بسو راج نکسلیوں کا جنرل سکریٹری تھا اور اس پر ایک کروڑ روپے کے انعام کا بھی اعلان تھا۔ فی الحال علاقے میں تلاشی مہم جاری ہے اور سیکورٹی فورسز جنگل میں سرچ آپریشن کو انجام دے رہی ہے۔ افسروں کا کہنا ہے کہ جب تک تلاشی پوری نہیں ہو جاتی، ضبط کیے گئے اسلحہ اور دیگر سامان کی تفصیلات ساجھا نہیں کی جا سکتی۔

’وقف کو اسلام کا ضروری حصہ تصور نہیں کیا جا سکتا‘

وقف ترمیمی قانون پر سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران سالیسیٹر جنرل تشار مہتا کی دلیل

نئی دہلی (ایجنسی): عدالت عظمیٰ میں آج ایک بار پھر ’وقف (ترمیمی) قانون، 2025‘ کو چیلنج پیش کرنے والی عرضیوں پر سماعت ہو رہی ہے۔ سپریم کورٹ عبوری حکم جاری کرنے کے مقصد سے یہ سماعت کر رہی ہے اور آج مرکزی حکومت کی طرف سے دلیلیں پیش کی جا رہی ہیں۔ چیف جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس اے جی مسیح کی بنچ کے سامنے 20 مئی کو عرضی گزاروں کے وکلاء نے وقف ترمیمی قانون میں موجود کئی خامیوں کو سامنے رکھا تھا، اور آج حکومت کی طرف سے سالیسیٹر جنرل تشار مہتا اپنی بات رکھ رہے ہیں۔

سالیسیٹر جنرل تشار مہتا نے آج اپنی بات کی شروعات اس طرح کی کہ جن اشخاص کے ذریعہ مفاد عامہ عرضیاں داخل کی گئی ہیں، ان میں سے کوئی بھی متاثرہ فریق یا شخص نہیں ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ پارلیمنٹ کے پاس قانونی طاقت ہے یا نہیں، یہ سوال ہی نہیں ہے۔ یہی واحد بنیاد تھی جس پر پہلے کسی قانون پر روک لگائی گئی تھی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کچھ عرضی دہندگان پورے مسلم طبقہ کی نمائندگی نہیں کر سکتے۔

مرکزی حکومت کی طرف سے ایک اہم بات عدالت میں یہ رکھی گئی کہ استعمال کی بنیاد پر وقف مانی جانے والی جائیداد یعنی ’وقف بائی یوزر‘ کا اصول کہیں سے بھی بنیادی حق تصور نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت کی طرف سے دلیلیں پیش کر رہے تشار مہتا نے یہ بھی کہا کہ وقف اسلام کا ضروری حصہ نہیں ہے۔ یہ محض عطیہ کا طریقہ ہے۔ اس کو مذہب کا لازمی حصہ نہیں تصور کیا جا سکتا۔ یہ ٹھیک اسی طرح کا عطیہ ہے، جیسے ہندو یا سکھ یا عیسائی مذاہب میں ہوتا ہے۔

تشار مہتا کے ذریعہ ظہرانہ (لنچ بریک) کے بعد بھی کئی باتوں پر مرکزی حکومت کا رخ واضح انداز میں رکھا گیا۔ انھوں نے کہا کہ اب ایک جھوٹی کہانی یہ بنائی جا رہی ہے کہ وقف چھینا جا رہا ہے۔ یہ کچھ اور نہیں، بلکہ ملک کو گمراہ کرنے کی کوشش ہے۔ تین استثنائیت کے ساتھ مستقبل میں ’وقف بائی یوزر‘ کی اجازت نہیں ہے۔ اسے رجسٹرڈ ہونا چاہیے، کوئی بھی نظام نہیں ہو سکتا ہے، کیونکہ کوئی اٹھ کر کہتا ہے کہ 2024 تک وقف ہے اور رجسٹریشن نہیں ہے۔ یہ 102 سالوں سے قابل سزا عمل کو جائز بنانے جیسا ہوگا، اور دوسری استثنائیت سرکاری ملکیتوں کے لیے ہے۔ حکومت ملکیتوں کی مالک نہیں ہے، لیکن کسٹوڈین ہے۔

تشار مہتا یہ بھی کہتے ہیں کہ حکومت سبھی شہریوں کے لیے ٹرسٹ کی شکل میں زمین رکھتی ہے۔ ’وقف بائی یوزر‘ کی تعریف کے مطابق ملکیت کسی اور کی ہے۔ آپ نے صرف مستقل استعمال کرنے کا حق حاصل کیا ہے۔ ایسے میں ضروری ہے کہ ذاتی سرکاری ملکیت کا استعمال طویل مدت تک کیا جائے۔ اگر کوئی عمارت ہے، جہاں پر سرکاری ملکیت ہو سکتی ہے، کیا حکومت یہ جانچ نہیں کر سکتی کہ ملکیت حکومت کی ہے یا نہیں؟ سالیسیٹر جنرل مزید کہتے ہیں کہ شروعاتی بل میں کہا گیا تھا کہ کلکٹر فیصلہ کرے گا۔ اعتراض یہ تھا کہ کلکٹر اپنے معاملے میں خود جج ہوگا۔ اس لیے جے پی سی نے مشورہ دیا کہ کلکٹر کے علاوہ کسی دیگر کو نامزد افسر بنایا جائے۔

سالیسیٹر جنرل تشار مہتا کے مذکورہ بیان پر چیف جسٹس گوئی نے سوال کیا کہ ”یعنی یہ صرف ایک کاغذی انٹری ہوگی۔“ جواب میں مہتا نے کہا کہ یہ ایک کاغذی انٹری ہوگی، لیکن اگر حکومت مالکانہ حق چاہتی ہے تو اسے ٹائٹل کے لیے مقدمہ داخل کرنا ہوگا۔ اگر کوئی ٹرسٹ کی ملکیت سے نمٹ رہا ہے تو اسے پتہ ہوگا کہ ریونیو ریکارڈ کے مطابق حکومت مالک ہے، نہ کہ وقف۔ پھر سی جے آئی نے کہا کہ عرضی دہندگان کی طرف سے جو تصویر پیش کی جا رہی ہے، وہ یہ ہے کہ ایک بار کلکٹر جانچ کر لے تو ملکیت وقف کی نہیں رہ جائے گی، اور ایک بار جانچ پوری ہو جانے پر پوری ملکیت حکومت کے قبضے میں چلی جائے گی۔ اس کے جواب میں تشار مہتا نے کہا کہ ہمیں مالکانہ حق کے لیے ٹائٹل سوٹ کرنا ہوگا۔ پھر جسٹس مسیح نے سوال کیا کہ ”یعنی جب تک قانون کا سہارا نہیں لیا جاتا، تب تک قبضہ ایسے ہی جاری رہے گا؟“ جواب میں سالیسیٹر جنرل نے کہا ”ہاں۔“

غازی پور میں ہائی ٹینشن تار کی زد میں آنے سے کانسٹیبل سمیت 4 لوگوں کی موت، 3 شدید طور پر زخمی

غازی پور (ایجنسی): غازی پور کے مَردہ تھانہ کے نرور گاؤں میں کاشی داس پوجا کے لیے بانس لگانے کے دوران بدھ کی صبح ہائی ٹینشن تار کی زد میں آنے سے 4 لوگوں کی موت ہو گئی جبکہ 3 دیگر بُری طرح جھلس گئے۔ سبھی زخمیوں کو مئو کے فاطمہ اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پروگرام میں سماج وادی پارٹی کے رہنما شیو پال سنگھ کی شرکت بھی متوقع تھی۔ ہائی ٹینشن تار کی زد میں آنے والوں میں رویندر یادو (28)، گورکھ یادو (20)، چھوٹو یادو (35)، سنتوش یادو (25)، امن یادو (22)، امریکہ یادو (16)، جتندر یادو (16) شامل ہیں۔ اس دردناک حادثہ کی اطلاع ملنے پر موقع پر پہنچی پولیس نے جھلسے ہوئے لوگوں کو ایمبولنس کی مدد سے اسپتال بھجوایا۔ مرنے والوں میں رویندر یادو اتر پردیش پولیس میں کانسٹیبل تھا۔ وہ امبیڈکر نگر میں تعینات تھا۔ ذرائع سے ملی اطلاع کے مطابق بدھ کی صبح تقریباً ساڑھے چھ بجے لوگ کاشی داس کی پوجا کی تیاری کر رہے تھے۔ 11 بجے سے انعقاد ہونا طے تھا۔ اس پوجا میں آس پاس کے ضلعوں کے لوگ بھی ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے تھے۔ پوجا کے لیے منڈپ بنانے کے لیے کچھ لوگ بانس کاٹ کر لا رہے تھے۔ اسی دوران بانس کا اوپری حصہ ہائی ٹینشن تار سے سٹ گیا جس سے ایک کے بعد ایک لوگ جھلستے چلے گئے۔ حادثے کے بعد علاقے میں چیخ و پکار مچ گیا۔ شور سن کر آس پاس کے لوگ جمع ہو گئے۔ زخمیوں کو مئو ضلع کے فاطمہ اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ یہاں ڈاکٹروں نے چار لوگوں کو مردہ قرار دے دیا۔ وہیں سنگین طور سے زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ دوسری طرف حادثے کی اطلاع ملتے ہی اے ایس پی دیہی اتل کمار سونکر، قاسم آباد سی او، تھانہ صدر تارامتی یادو سمیت کئی تھانوں کی پولیس موقع پر پہنچ گئی تھی۔ اے ایس پی نے تصدیق کی کہ ہائی ٹینشن تار کی زد میں آنے سے 4 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔

پاکستان: اسکول بس میں زوردار دھماکہ، 6 طلبا جاں بحق اور 43 زخمی

اسلام آباد (ایجنسی): بدھ کی صبح پاکستان کے بلوچستان میں ایک اسکول بس کو ہدف بنا کر دھماکہ کیا گیا، جس میں کئی طلبا کی موت واقع ہو گئی ہے، جبکہ درجنوں زخمی ہوئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بلوچستان علاقہ میں صبح ایک اسکول بس دھماکہ کی زد میں آ گئی، جس میں کم از کم 6 بچوں کی موت ہو گئی اور 43 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ مہلوکین میں 3 طالبات بتائی جا رہی ہیں، جبکہ زخمیوں میں بھی کم از کم 18 طالبات شامل ہیں۔ طلبا و طالبات کے علاوہ کچھ مرد و خواتین بھی اس دھماکہ میں زخمی ہوئے ہیں۔ پاکستانی اخبار ’ڈان‘ نے کھجدار کے ڈپٹی کمشنر یاسر اقبال دشتی کے حوالے سے بتایا کہ یہ دھماکہ کھجدار ضلع میں پیش آیا ہے۔ بس کو تب ہدف بنایا گیا جب وہ زیرو پوائنٹ کے پاس تھی۔ دشتی کا کہنا ہے کہ دھماکہ میں کم از کم 4 بچوں کی موت ہوئی ہے۔ زخمیوں کو قریبی اسپتال میں بغرض علاج داخل کرایا گیا ہے۔ حالانکہ بعد میں مہلوکین کی تعداد بڑھ کر 6 ہو گئی۔ اس حادثہ کے بعد وزیر داخلہ محسن نقوی نے دھماکہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ ایک مقامی اخبار نے محسن نقوی کے حوالے سے کہا کہ ”معصوم بچوں کو نشانہ بنانے والے جانور کسی بھی طرح کی نرمی کے لائق نہیں ہیں۔“ نقوی نے مزید کہا کہ دشمن نے معصوم بچوں کو نشانہ بنا کر بے حد بربریت والا کام کیا ہے۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس نے افسران کے حوالے سے بتایا ہے کہ جنوب مغربی پاکستان میں ایک خود کش حملہ آور (جو کہ کار پر سوار تھا) نے صبح کے وقت ایک اسکول بس کو ٹکر مار دی اور اسی کے بعد بس میں دھماکہ ہوا۔ اس ناپاک حرکت کے شکار معصوم بچے ہوئے اور 4 بچوں نے موقع پر ہی دم توڑ دیا۔ اس حملے کے بعد ابھی تک کسی بھی گروپ نے دھماکہ کی ذمہ داری نہیں لی ہے۔ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ بلوچ علیحدگی پسندوں نے بزدلانہ حرکت کی ہوگی، کیونکہ اکثر اس علاقہ میں وہ سیکورٹی فورسز اور عوام کو نشانہ بناتے رہے ہیں۔ اس معاملے میں پولیس، فرنٹیر کور (ایف سی) اور لاء ایجنسیوں کے اہلکاروں نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ وہ ثبوت اکٹھا کرنے کے لیے جائے وقوع پر پہنچ گئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر نے ابتدائی جانچ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ ایسا لگتا ہے جیسے حملہ ایک خودکش دھماکہ تھا۔

سری نگر کے ’ڈاؤن ٹاؤن‘ میں 21 مئی کو کھلی نظر آئیں سبھی دکانیں، 35 سال بعد ہٹا کرفیو!

سری نگر (ایجنسی): سری نگر کے ڈاؤن ٹاؤن میں ہر سال 21 مئی کو ’مکمل ہڑتال‘ رہتا ہے۔ تاریخی جامعہ مسجد اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں ’سول کرفیو‘ جیسی حالت دیکھنے کو ملتی ہے، لیکن آج (21 مئی) ماحول پوری طرح سے بدلا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ نوہٹہ سمیت پورے ڈاؤن ٹاؤن میں حالات معمول پر ہیں۔ گزشتہ 35 سالوں میں آج پہلی مرتبہ ہے جب 21 مئی کو سری نگر، خصوصاً ڈاؤن ٹاؤن میں ایک بھی دکان بند نہیں رہی۔ سبھی بازار کھلے ہیں اور معمولات زندگی بحال ہے۔ حالانکہ میر واعظ مولوی عمر فاروق کو انتظامیہ نے مبینہ طور پر احتیاطاً ان کے گھر میں نظر بند کر رکھا ہے۔ دراصل 21 مئی 1990 کو حزب المجاہدین کے دہشت گردوں نے میر واعظ مولوی فاروق احمد کا ان کے گھر میں داخل ہو کر قتل کر دیا تھا۔ آل پارٹی حریت کانفرنس کے موجودہ چیئرمین میر واعظ مولوی عمر فاروق مرحوم میر واعظ فاروق احمد کے ہی صاحبزادے ہیں۔ میر واعظ فاروق کے یومِ وفات پر ہر سال ڈاؤن ٹاؤن میں ’مکمل بند‘ رہتا ہے اور 2019 سے قبل 21 مئی کو علیحدگی پسند خیمہ کے ذریعہ ہندوستان مخالف ریلیاں بھی نکالی جاتی تھیں۔ بہرحال، میر واعظ مولوی فاروق احمد کے یومِ وفات پر ڈاؤن ٹاؤن میں میر واعظ کے چاہنے والوں نے انھیں اپنا خراج عقیدت پیش کیا۔ حالانکہ میر واعظ مولوی عمر فاروق کو عیدگاہ میں مزارِ شہدا پر نہیں جانے دیا گیا جہاں ان کے والد دفن ہیں۔ مولوی عمر فاروق نے اپنی نظر بندی پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ”مجھے میرے والد کی قبر پر جا کر دعا کرنے سے روکا گیا ہے۔“

پاکستان میں خانہ جنگی شروع، وزیر داخلہ کا گھر نذرِ آتش، تختہ پلٹ کا اندیشہ

اسلام آباد (ایجنسی) دنیا بھر میں اپنی ناکامی کو چھپانے کے لیے پاکستانی فوج کے سربراہ عاصم منیر نے اپنا پروموشن تو کروا لیا، لیکن وہ اپنے ہی لوگوں کے سامنے اپنی ناکامی چھپانے میں ناکام رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سندھ کے لوگوں نے سندھ کے وزیر داخلہ کا ضیاء الحسن لانجر کا گھر ہی نذر آتش کر دیا۔ اس واقعہ میں کئی لوگ مارے گئے اور اب پورا سندھ تشدد کی آگ میں جل رہا ہے۔ اس آگ کو بجھانے کی جگہ عاصم منیر اپنے پروموشن میں مصروف ہیں۔ ایسے وقت میں کئی سوال لوگوں کے ذہن میں اٹھ رہے ہیں۔ مثلاً کیا عاصم منیر اس تشدد کے سہارے پورے پاکستان کو کنٹرول کرنا چاہتے ہیں؟ کیا عاصم منیر اب سندھ، بلوچستان اور پنجاب جیسے الگ الگ صوبے نہیں بلکہ پورے پاکستان پر ہی اپنی حکومت چاہتے ہیں؟ آخر سندھ میں بھڑکی اس آگ اور تشدد کا عاصم منیر کے پروموشن سے کیا واسطہ ہے اور کیا اب عاصم منیر اپنے پرانے فیلڈ مارشل جنرل ایوب خان کی طرح پاکستان میں تختہ پلٹ کر مارشل لاء لگانے کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں؟ یہاں ان سوالات کے جواب جاننے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگر کارپوریٹ کی زبان میں بات کریں تو پاکستانی فوج کے چیف عاصم منیر کا اپریزل ہوا ہے اور اس اپریزل میں ان کا پروموشن ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تنخواہ بھی بڑھی ہے، جو کہ کارپوریٹ میں ہوتا ہے۔ فوج کا موازنہ کارپوریٹ سے نہیں کیا جا سکتا، لیکن پاکستان میں حالات کچھ ایسے ہی ہیں۔ وہ اس لیے کہ پاکستان کی فوج جنگ کے علاوہ سبھی شعبوں میں فعال دکھائی دیتی ہے۔ فوجی افسران بزنس کرتے ہیں، فیکٹریوں کے مالک ہیں، زراعت کرتے ہیں، باغبانی کرتے ہیں، ملک کے الگ الگ حصوں میں بڑے بڑے پروجیکٹ کے کانٹریکٹ لیتے ہیں اور ہر وہ کام کرتے ہیں جو کام فوج یا فوجی کا نہیں ہے۔ سندھ میں جو تشدد والے حالات دیکھنے کو مل رہے ہیں، اس کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ فوج اپنا اصل کام چھوڑ کر ایک ایسے پروجیکٹ میں مصروف ہے جو سندھ کی عوام کے لیے پریشانی کھڑی کرنے والا ہے۔ اس پروجیکٹ کا نام ہے ’چولستان پروجیکٹ‘، جس کی قیمت اربوں ڈالر ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ’گرین پاکستان انیشیٹیو‘ کے تحت بنائے گئے اس پروجیکٹ کی شروعات 2023 میں ہوئی تھی اور اسے شروع کرنے والے عاصم منیر ہی تھے۔ انھوں نے شہباز شریف کے ساتھ مل کر یہ پورا پروجیکٹ تیار کیا تھا۔ اس میں مجموعی طور پر 176 کلومیٹر طویل نہریں بنائی جانی ہیں اور ان نہروں کو بنانے کا ٹھیکہ کسی نہر بنانے والی کمپنی کو نہیں، بلکہ پاکستانی فوج کو ملا ہے۔ اس پروجیکٹ کی مجموعی لاگت تقریباً 945 ارب روپے بتائی جا رہی ہے۔ اس پروجیکٹ کے ذریعہ پاکستانی فوج چولستان کے ریگستان میں پانی پہنچا کر تقریباً 12 لاکھ ایکڑ زمین کو ہرا بھرا بنانا چاہتی ہے اور اس کے لیے جس پانی کی ضرورت ہے، اس پانی کو فوج سندھ کے لوگوں سے چھینے گی، کیونکہ اس پروجیکٹ کے تحت مجموعی طور پر 6 نہریں بنی ہیں۔ ان میں سے 5 نہروں کو تو پانی سندھو ندی سے ملے گا، جبکہ ایک نہر کے لیے ستلج ندی سے پانی ملنا ہے، لیکن اس ندی پر کنٹرول ہندوستان کا ہے۔ ایسی حالت میں فوج سندھو ندی سے ہی سبھی نہروں تک پانی پہنچائے گی۔ یعنی پانی کے بحران کا سامنا کر رہے سندھ کے لوگوں کو پانی کی مزید کمی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ سندھ کی عوام انتہائی ناراض ہے اور احتجاجی مظاہرہ بھی کر رہی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ سندھ سے ہی تعلق رکھنے والے پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ اور پاکستان کے صدر آصف علی زرداری اس پروجیکٹ کی حمایت میں ہیں۔ سندھ میں اس وقت پی پی پی کی ہی حکومت ہے، جس کے مکھیا مراد علی شاہ ہیں۔ ان کی کابینہ کو سندھ کی عوام کی زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

احمد آباد میں 8500 مکانوں و ڈھانچوں کو کیا گیا نیست و نابود

چندولا تالاب کے کنارے بلڈوزر کارروائی دوسرے دن بھی جاری، 2.5 لاکھ مربع میٹر زمین تجاوزات سے خالی

احمد آباد (ایجنسی): گجرات کے احمد آباد میں چندولا تالاب کے کنارے بڑے پیمانے پر انہدامی کارروائی انجام دی گئی۔ ایک ساتھ 50 بلڈوزروں نے ایک ہی دن میں تقریباً 8500 مکانوں/ڈھانچوں کو توڑ کر اینٹ کے ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اب کچھ مذہبی ڈھانچے بچے ہیں۔ اس تعلق سے پولیس کا کہنا ہے کہ انہیں احترام کے ساتھ ہٹایا جائے گا۔ احمد آباد میونسپل کارپوریشن نے ناجائز تجاوزات کو ہٹا کر 2.5 لاکھ مربع میٹر زمین خالی کرائی۔ رپورٹ کے مطابق علاقے میں غیر قانونی تجاوزات کے خلاف بلڈوزر کارروائی دوسرے دن بھی جاری تھی، جہاں اب تک 99 فیصد غیر قانونی تعمیرات کو گرا دیا گیا ہے اور اب کچھ غیر قانونی مذہبی مقامات کو بھی گرانے کا عمل جاری تھا۔ متعلقہ حکام نے عوام سے افواہوں پر بھروسہ نہ کرنے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ تمام کارروائیاں عدالت کے حکم اور ضابطوں کے مطابق ہو رہی ہیں، ساتھ ہی متاثرہ افراد کو متبادل رہائش فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

احمد آباد کے جوائنٹ کمشنر (کرائم برانچ سیکٹر-2) جئے پال راٹھور نے کہا کہ کل منگل کو چندولا تالاب کے کنارے ناجائز قبضے کو ہٹانے کے دوسرے مرحلے کا کام شروع ہوا تھا۔ جتنا تجاوزات تھا، اس میں سے 99.9 فیصد کو منہدم کیا جا چکا ہے۔ اب کچھ ڈھانچے بچے ہیں جنہیں احترام کے ساتھ ہٹایا جائے گا۔ ہماری اپیل ہے کہ کسی بھی طرح کی افواہ پر توجہ نہ دیں۔ میونسپل کارپوریشن کی پالیسی کے مطابق جنہیں مکان ملنا ہے ان کے فارم لیے جا چکے ہیں۔ جوائنٹ پولیس کمشنر شرد سنگھل نے منگل کو پی ٹی آئی کو بتایا تھا کہ پہلے مرحلے میں ہمارا اہم نشانہ سماج دشمن عناصر اور غیر قانونی بنگلہ دیشی تھے جو یہاں مقیم تھے۔ ہم نے تجاوزات مخالف مہم کے پہلے مرحلے سے قبل یہاں پر غیر قانونی طور سے رہ رہے 202 بنگلہ دیشی شہریوں کو حراست میں لیا۔ دوسرے مرحلے میں ہم باقی غیر قانونی تجاوزات کو ہٹا دیں گے۔ جب تک سبھی غیر قانونی ڈھانچے ہٹا نہیں دیئے جاتے تب تک تجاوزات مخالف مہم جاری رہے گی۔ واضح رہے کہ 29 اور 30 اپریل کو احمد آباد میونسپل کارپوریشن نے پہلے مرحلے کی بلڈوزر کارروائی میں بڑی تعداد میں ڈھانچوں کو نیست و نابود کر دیا تھا۔ 20 مئی سے شروع ہوئے دوسرے مرحلے میں میونسپل کارپوریشن کی 50 ٹیموں کو 7 زون میں تقسیم کر کے کام پر لگایا گیا۔ 350 اہلکاروں کے ساتھ کل صبح 7 بجے سے ہی انہدامی کارروائی شروع ہوئی جو دیر شام تک جاری رہی۔ 50 سے زیادہ بلڈوزروں کے ذریعہ غیر قانونی ڈھانچوں کو مٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔ قانونی نظام بنائے رکھنے کے لیے موقع پر 3000 پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔

مودی حکومت گورنروں کو ریاستی حکومتوں کے خلاف استعمال کر رہی ہے: راہل گاندھی

نئی دہلی (ایجنسی): کانگریس رہنما راہل گاندھی نے منگل کو ایک بار پھر مرکز میں نریندر مودی کی قیادت والی حکومت پر شدید حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ وہ وفاقیت پر ضرب لگا رہی ہے اور گورنروں کو اپوزیشن کی ریاستی حکومتوں کے خلاف ایک سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہی ہے۔ راہل گاندھی نے ایکس پر تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کے ایک سخت بیان کو ری پوسٹ کرتے ہوئے لکھا، ”ہندوستان کی طاقت اس کے تنوع میں ہے ایک ایسا یونین جو مختلف ریاستوں پر مشتمل ہے، جن کی اپنی الگ آواز ہے۔ مودی حکومت ان آوازوں کو دبانے اور منتخب ریاستی حکومتوں کو روکنے کے لیے گورنروں کا غلط استعمال کر رہی ہے۔ یہ وفاقیت پر ایک خطرناک حملہ ہے اور اس کی مزاحمت ہونی چاہیے۔“ راہل گاندھی کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے حال ہی میں سپریم کورٹ سے اس معاملے پر رائے مانگی ہے کہ کیا گورنر کے پاس اسمبلی سے منظور شدہ کسی بل کو منظوری دینے میں غیر معینہ مدت تک تاخیر کرنے کا اختیار ہے؟ اس آئینی سوال کو لے کر ملک بھر میں ایک نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ اس سے پہلے 15 مئی کو ایم کے اسٹالن نے اسی معاملے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مودی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا تھا۔ انہوں نے ایکس پر لکھا، ”میں مرکزی حکومت کے اس اقدام کی شدید مذمت کرتا ہوں کہ وہ پہلے سے طے شدہ آئینی پوزیشن کو، جسے سپریم کورٹ نے واضح کیا ہے، بدلنے کی کوشش کر رہی ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ تمل ناڈو کے گورنر بی جے پی کی ہدایت پر ریاستی اسمبلی کے فیصلوں کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسٹالن نے سوال اٹھایا کہ گورنروں کے لیے وقت کی حد طے کرنے پر اعتراض کیوں کیا جا رہا ہے؟ کیا بی جے پی چاہتی ہے کہ گورنر بلوں کی منظوری میں لامحدود تاخیر کر سکیں؟ کیا مرکز کی نیت اپوزیشن کی حکومتوں کو مفلوج کرنے کی ہے؟ انہوں نے تمام غیر بی جے پی ریاستوں سے اپیل کی کہ وہ اس ’آئینی لڑائی‘ میں ساتھ آئیں اور ریاستی خودمختاری کا دفاع کریں۔ ماہرین قانون کے مطابق اگر گورنر اسمبلی سے منظور شدہ کسی بل پر غیر معینہ مدت تک کوئی کارروائی نہ کرے تو یہ وفاقی ڈھانچے اور جمہوری اقدار کے خلاف ہے۔ کئی ریاستیں پہلے ہی اس طرز عمل پر ناراضگی ظاہر کر چکی ہیں۔

اسرائیل کے حوالے سے بڑھتی ہوئی تنبیہات

غزہ کے بچوں نے عالمی ضمیر جگا دیا؟

غزہ (ایجنسی): بڑی طاقتوں کی طرف سے غزہ کی جنگ کے حوالے سے ایک نمایاں ردعمل میں، برطانیہ، فرانس اور کینیڈا نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا ہے جس میں اسرائیل سے انسانی امداد کی فوری اور محفوظ داخلے کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ غزہ کے بچے ایک ہولناک انسانی المیے کا شکار ہیں۔ گزشتہ جمعے کو جاری اس بیان میں کہا گیا کہ غزہ کی صورت حال مزید انتظار برداشت نہیں کر سکتی اور خاص طور پر بچے سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ یہ تین ملکی اعلان اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں، جن میں یونیسف بھی شامل ہے، کی رپورٹوں کے بعد آیا ہے۔ رپورٹوں میں بتایا گیا کہ غزہ کی متاثرہ آبادی کا 60 فی صد سے زیادہ حصہ بچے اور خواتین ہیں، اور بھوک اور دوا کی کمی ہزاروں بچوں کی زندگیوں کو روزانہ خطرے میں ڈال رہی ہے۔

رابطہ عالم اسلامی نے برطانیہ، فرانس اور کینیڈا کے اس مشترکہ بیان کا خیر مقدم کیا ہے، جس میں غزہ اور مغربی کنارے کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا گیا... اور دھمکی دی گئی ہے کہ اگر اسرائیلی حکومت اپنی فوجی کارروائیاں اور آبادکاریوں کو بند نہیں کرے گی تو سخت اقدامات اور پابندیاں عائد کی جائیں گی۔ رابطہ کے سیکریٹری جنرل اور علماء کی مجلس کے سربراہ ڈاکٹر محمد العیسیٰ نے اس اخلاقی اور ذمے دارانہ موقف کو فلسطینی عوام کے حق میں ایک اہم اور منصفانہ قدم قرار دیا۔ انھوں نے بین الاقوامی برادری سے اپیل کی کہ وہ اپنی اخلاقی اور قانونی ذمے داری نبھائیں، دباؤ بڑھائیں، ان خلاف ورزیوں کو بند کروائیں اور اسرائیلی حکومت کو اقوام متحدہ کے فیصلوں اور بین الاقوامی انسانی قانون کی پابندی پر مجبور کریں۔

یورپی دار الحکومتوں میں اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نتن یاہو کی جنگ بندی کے خلاف سرگرمیاں دیکھی گئیں۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کی سربراہ کایا کالاس نے کہا کہ یورپی یونین اور اسرائیل کے درمیان شراکت داری کا معاہدہ غزہ کی تباہ کن صورت حال کی روشنی میں نظر ثانی کے تابع ہوگا۔ یورپی یونین اسرائیل کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے، اور 2024 میں دونوں کے درمیان تجارتی حجم 42.6 ارب یورو تھا۔ لندن نے تل ابیب کے ساتھ آزاد تجارتی مذاکرات معطل کر دیے اور اسرائیلی سفیر کو فلسطینی علاقے میں اسرائیل کی فوجی کارروائیوں کی تیزی کے جواب میں طلب کر لیا۔

واشنگٹن میں ذرائع نے کہا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسرائیل کو کہا ہے کہ وہ غزہ کی جنگ ختم کرے ورنہ امریکی حمایت سے محروم ہو جائے گا۔ امریکی دباؤ خاص طور پر خلیجی ممالک کے غیر معمولی دباؤ کے بعد بڑھا ہے، اور اسرائیل ایک آخری معاہدے کی کوشش کر رہا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ نے نامہ نگار کے حوالے سے بتایا کہ ٹرمپ کے معاونین نے اسرائیل کو پیغام دیا ہے کہ "اگر آپ جنگ بند نہ کریں تو ہم آپ کو چھوڑ دیں گے"۔

Rahat® HERBAL
جوڑوں اور بدن کا درد
آپ کی زندگی کی خوشیوں کو ختم نہیں کر سکتی
کیونکہ نورامنٹ ہے نہ فوراً درد دور کرنے کے لیے۔
نورامنٹ

تیل و کریم
تیز درد کی تیز اثر دوا
پرانے سے پرانے جوڑوں کا درد، بدن درد، کمر درد،
گھٹنے کا درد، پیٹھ کا درد، چوٹ، موچ، سوجن،
بواسیر اور مچھر کے کاٹنے میں نہایت اثردار
Rahat Herbal Industries, Roorkee, Haridwar (U.K.)
Sales Enquiry : 9415238786, 9415216310, 9628117826, 9935019690
www.rahatgroup.com • Email : care@rahatgroup.com

حدیث نبوی ﷺ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جنت تم سے تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح سے دوزخ بھی۔ (صحیح بخاری)

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں

بلاشبہ مسجد اقصی و فلسطین کا قضیہ بہت پیچیدہ ہے، اور امریکہ کا سب سے بڑا مفاد یہی قضیہ ہے لیکن مادی اسباب اور حالیہ اقدامات کچھ اس طرح کے ہیں جن سے اس کی امید قوی تر ہو رہی ہے کہ ان شاء اللہ یہ قضیہ حل ہوگا، اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟ کچھ نہیں کہا جاسکتا، فی الحال تو بس یہی دعا ہے کہ جنگ بندی کا اعلان جلد ہو اور بنیادی انسانی ضروریات پہنچنے کی راہ جلد کھلے، امت شاید اتنی مجبور کبھی نہیں ہوئی کہ پورا شہر بھوک سے تڑپ رہا ہے، بچے ہڈی کا ڈھانچہ ہوکر شہید ہو رہے ہیں اور پوری مسلم دنیا غزہ کا حصار توڑ کر دانہ پانی پہنچانے سے بھی قاصر ہے۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا شام غزہ کو نظرانداز کرکے یہ مراعات حاصل کر پائے گا، کیا ٹرمپ اپنے مطالبات کی تکمیل کے بغیر پابندیاں ختم کرنے میں کامیاب ہوگا، سچی بات یہ ہے کہ بہت کٹھن ہے ڈگر پن گھٹ کی، احمد الشرع کا اصل امتحان اب شروع ہوتا ہے۔ بلاشبہ اب تک انھوں نے جدید سیریا کی کامیاب سفارت ونمائندگی کی ہے، جسکے نتیجہ میں امریکہ نے پابندیاں اٹھانے کا اعلان کیا ہے، لیکن ساتھ ہی ٹرمپ نے معاہدہ ابراہیمی Abraham Pact/Abraham Accord میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے، جس کا مطلب ہے اسرائیل کے ساتھ نارملائزیشن یعنی سیاسی و اقتصادی تعلقات کا قیام۔ سعودیہ نے ان کی ملاقات ٹرمپ سے کرائی ہے اور سعودیہ خود اس معاہدہ کا وکیل ہے، گرچہ بظاہر وہ اس میں شامل نہیں لیکن اسکے خفیہ تعلقات اب کسی سے ڈھکے چھپے نہیں، ٹرمپ نے ساتھ ہی "فلسطینی دہشت گردوں" کو دھتکار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ پابندیاں ختم کرنے کا اعلان بہت خوش کن تھا لیکن یہ آزمائش بھی بہت سخت ہے، کیا غزہ کو نظرانداز کرکے اور معاہدہ ابراہیمی میں شامل ہوکر یہ مراعات حاصل ہوں گی یا احمد الشرع اس آزمائش سے بھی بخوبی کامیاب و کامران نکلیں گے۔

ڈاکٹر محمد طارق ایوبی

صدر ٹرمپ مشرق وسطیٰ کے دورے پر ہیں، ریاض میں خلیج امریکہ تعاون کونسل کی کانفرنس ہوئی، اس سے پہلے تک یہ اندازہ کیا جارہا تھا، کہ شاید فلسطین کے متعلق کچھ بڑی خبر آنے والی ہے، لیکن ایسا نہیں ہوا، حماس نے امریکی نژاد الیکنر نڈر کو بلا شرط رہا کیا، جس کے نتیجے میں ایک بار پھر مذاکرات شروع ہوئے، تادم تحریر کوئی نتیجہ نہیں نکلا ہے، البتہ ریاض کانفرنس سے ٹرمپ نے یہ اعلان کیا کہ وہ شام پر عائد تمام پابندیاں اٹھالیں گے، یہ واقعی ایک بڑی خبر ہے، بالخصوص اس شام کے لیے جو کئی دہائیوں سے مسلسل خانہ جنگی، ظلم و بربریت، بے بسی اور پابندیوں کا شکار تھا، لیکن اس خبر کے ساتھ ہی یہ سوال بھی پیدا ہوا کہ شام کی صبح مبارک! مگر شہر عزیمت غزہ کا کیا ہوگا؟ ہنوز شہر عزیمت سے متعلق کسی پیش رفت کا انتظار ہے۔ جنگ بندی کا اعلان اور بنیادی انسانی امداد کے پہنچنے کی اجازت کی خبر سننے کو کان بے تاب ہیں۔

سودا مفادات کا چل رہا ہے، ساری ڈیل تجارتی نقطہ نظر سے ہو رہی ہے، ٹرمپ امریکی تاریخ کا پہلا کمرشیل بلکہ بنیا مائنڈ سیٹ رکھنے والا صدر ہے، کیا شہر عزیمت میں اسے کوئی تجارت نظر آئے گی، کیا حماس سے کسی کے مفادات وابستہ ہیں؟ جس سعودی سرمایہ کاری نے ایسی بڑی سفارتی و سیاسی کامیابی حاصل کی ہے کہ شام پر عائد پابندیوں کے خاتمہ کا اعلان کردیا گیا جو یقینا شامیوں کے لیے خوشی کے شادیانے بجانے کا موقع ہے۔ کیا وہ سعودی عرب غزہ کے لیے کامیاب سفارت کرسکے گا، یقیناً نہیں کرپائے گا، کیونکہ اس سعودی عرب کو بھی اب مقدسات، اسلام، کفاح، آزادی و استقلال، اخوت اسلامی اور مسجد اقصی کا دفاع کرنے والوں سے کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی، وہ بھی مغرب کے خالص مادی نظریہ تعمیر و ترقی پر گامزن ہے، اسلام اور اسکی تعلیمات اب وہاں کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہیں، وہ اب تارکِ آئین رسولِ مختار ہے، مادی اور سیاسی مصالح ہی اس کے ہر اقدام وعمل کا معیار ہیں، اغیار کا طرز ہی اس کا شعار ہے، طرزِ سلف سے اب وہ بیزار ہے، وہ اب روح اور احساس سے عاری ہے، اسے پیغام محمد کا کچھ بھی پاس ولحاظ نہیں، اس دورہ خلیج میں ٹرمپ کا پڑاؤ امارات بھی ہے جو حماس کے خاتمہ کے لیے کوشاں ہے، سعودیہ و امارات دونوں ہی تحریکِ آزادی اور دفاعِ قدس کے متوالوں کو خطہ کے لیے خطرہ اور دہشت گرد مانتے ہیں، اس صورت حال میں کسی بڑے متوقع اعلان اور ٹرمپ کے اس دورہ خلیج سے کسی خیر کی امید فضول ہے، نتن یاہو فی الحال جیالوں کے ہتھیار ڈالنے اور شہر عزیمت سے ان کے انخلا سے کم پر راضی نہیں، اسکا بیان آچکا ہے کہ حماس اپنی شکست کا اعلان کرے، ہم ٹرمپ کے ساتھ انھیں کسی اور ملک میں منتقل کرنے پر کام کر رہے ہیں، حالانکہ اطلاعات یہ بھی ہیں کہ ٹرمپ سے نتن یاہو کی بات نہیں بن پا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ممکن نہیں، پھر کیا ہوگا؟ ابھی کچھ کہنا مشکل ہے، تاہم یہ بات طے ہے کہ حماس کے خاتمہ پر عربوں نے ٹرمپ کے ساتھ اتفاق کرلیا ہے، ٹرمپ کے اس دورہ کا اصل مقصد ہی یہ تھا، البتہ صبر وکفاح واستقلال کے سامنے دنیا کو جھکنا پڑے گا، یہ تقریبا طے ہے ان شاء اللہ، شرطیں کیا ہوں گی، شکل ونوعیت کیا ہوگی ابھی کچھ کہہ نہیں سکتے، مگر بھوک پیاس سے دم توڑتے شہیدوں کا خون رائیگاں چلا جائے، ایسا نہیں ہوگا ان شاء اللہ۔

شہر عزیمت کی صورت حال کے سبب اب کچھ لکھنے کا دل چاہتا ہے نہ تجزیہ کرنے کا، ورنہ اس وقت عالم عربی کی سیاست میں نیا موڑ ہے، فی الحال ایران بیک فٹ پر ہے، اپنے جوہری پروگرام کو روکنے پر بھی معاہدہ کرنے کو تیار ہے، حزب اللہ اور حوثیوں کو بھی وہ تقریبا تنہا چھوڑ چکا ہے، جس تیزی کے ساتھ اس نے خطہ میں اثر ورسوخ کا دائرہ بڑھایا تھا اسی تیزی کے ساتھ اس کا دائرہ محدود ہو رہا ہے، ایرانی رسوخ کا نتیجہ تھا کہ شام کئی دہائیوں سے خاک و خون میں جھلس رہا تھا، اس پر پابندیاں عائد تھیں، وہ اقتصادی اعتبار سے مفلوک الحال تھا، فرقہ ورانہ مظالم نے خاندانوں کے خاندان تاراج کردیے تھے، لاکھوں لوگ مارے گئے اور ملینوں بے گھر ہو گئے، بہر حال اب شام کو وہ ملا جسکی اُسے اِس وقت ضرورت تھی، لیکن ساتھ ہی شام سے روسی و ایرانی رسوخ کی بساط لپیٹ دی گئی، شام میں روس و ایران کو شکست اٹھانی پڑی، ترکیہ شام میں ہر طرح کامیاب رہا، اس نے انقلاب کے آغاز سے آج تک ہر سطح پر شامی انقلاب کی مدد کی اور ہر سطح پر دنیا کے بڑے بڑے چودھریوں کو شکست دی، وہاں آزادی کا سورج طلوع ہونے کے بعد سعودیہ نے بھی کامیاب سیاست کی کیوں وہ بالکل نہیں چاہے گا کہ شام پھر سے روس و ایران کی گود میں جائے، اور یہ سعودیہ کی بڑی سیاسی کامیابی ہے کہ اس کی وساطت سے پابندیوں کے خاتمہ کا اعلان ہوا اور امریکی صدر نے شامی رہنما سے ملاقات کی، یہی وجہ ہے کہ ایران نواز اس خبر پر خوشی کا کھل کے اظہار بھی نہیں کر پا رہے ہیں، بلکہ چند دنوں میں وہ احمد الشرع کو امریکہ و اسرائیل کا ایجنٹ قرار دینے کی مہم بھی چلائیں گے، ٹرمپ نے کہا کہ میں نے یہ قدم سعودی ولی عہد اور ترک صدر کے کہنے پر اٹھایا ہے، شام میں ترک صدر نے واقعی بڑی سیاسی و سفارتی کامیابی حاصل کی اور ٹرمپ کا یہ اعلان اسکے فعال و متحرک کردار کی تصدیق بھی ہے، حقیقت یہ ہے کہ جب آپ سیاسی، عسکری، صنعتی اور معاشی طور پر طاقتور ہونے کے ساتھ نظریاتی طور پر بھی مضبوط ہوں، تو پھر آپ کے سامنے دنیا کا جھکنا اور آپ کی رعایت کرنا باعث حیرت نہیں، پھر بات برابری کی سطح پر ہوتی ہے، پھر سعودیہ وقطر کی طرح نذرانے نہیں پیش کرنے پڑتے ہیں، پھر آپ کہیں موجود نہ ہوں پھر بھی آپ کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

جی ہاں! کل ہی ٹرمپ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم نے شام سے پابندیاں ہٹانے کا فیصلہ سعودیہ و ترکیہ کے مشورے سے کیا ہے اور آج بھی بن سلمان اور احمد الشرع سے ملاقات کرتے وقت اردوغان سے فون پر گفتگو کی جسکا حوالہ خود ٹرمپ نے خلیج کانفرنس میں اپنی گفتگو میں دیا، اردوغان کی ٹیلی فونک گفتگو کا جو حصہ میڈیا میں آیا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ "ہم سیریا کی تعمیر و بازآبادکاری میں ہر طرح سے مدد کریں گے، سیریا میں موجود دہشت گرد تنظیموں بالخصوص داعش سے مقابلہ میں تعاون کریں گے، ہم غزہ میں جنگ بندی چاہتے ہیں اور اب وقت آگیا ہے کہ غزہ میں امن وامان قائم ہو" نظریہ اور معیشت کی طاقت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے، ایک طرف ترکیہ ہے جسکو ٹرمپ بھی نظرانداز نہیں کرپا رہا اور دوسری طرف خلیجی ممالک ہیں جو ٹرمپ کے لیے اپنا خزانہ خالی کرنے پر آمادہ ہیں۔ خلیج کی یہ ریاستیں باج گزار ریاستیں بن کر رہ گئی ہیں، سعودیہ اور قطر و امارات سے ٹرمپ 4 ٹریلین ڈالر سرمایہ کاری کے نام پر لے گیا، ہدایا وتحائف اس کے علاوہ تھے، ظاہر ہے کہ یہ سرمایہ کاری امریکی معیشت کو سہارا دے گی، بہر حال شام ہی وہ سرزمین ہے جہاں آئندہ دنوں میں ترکیہ و اسرائیل کے مفادات کے ٹکراؤ کی امید کی جارہی ہے، کیوں کہ گولان پر اسرائیل قابض ہے تو ترکیہ بھی شام میں اپنا فوجی اڈہ قائم کررہا ہے، بھارت پاک حالیہ ٹکراؤ میں بھی ترکیہ و اسرائیل کے ڈرون آمنے سامنے تھے، اور دونوں کھل کر اپنے اپنے حلیف کے ساتھ کھڑے تھے۔

بلاشبہ مسجد اقصی وفلسطین کا قضیہ بہت پیچیدہ ہے، اور امریکہ کا سب سے بڑا مفاد یہی قضیہ ہے، لیکن مادی اسباب اور حالیہ اقدامات کچھ اس طرح کے ہیں جن سے اس کی امید قوی تر ہو رہی ہے کہ ان شاء اللہ یہ قضیہ حل ہوگا، اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا؟ کچھ نہیں کہا جاسکتا، فی الحال تو بس یہی دعا ہے کہ جنگ بندی کا اعلان جلد ہو اور بنیادی انسانی ضروریات پہنچنے کی راہ جلد کھلے، امت شاید اتنی مجبور کبھی نہیں ہوئی کہ پورا شہر بھوک سے تڑپ رہا ہے، بچے ہڈی کا ڈھانچہ ہوکر شہید ہو رہے ہیں اور پوری مسلم دنیا غزہ کا حصار توڑ کر دانہ پانی پہنچانے سے بھی قاصر ہے۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا شام غزہ کو نظرانداز کرکے یہ مراعات حاصل کرپائے گا، کیا ٹرمپ اپنے مطالبات کی تکمیل کے بغیر پابندیاں ختم کرنے میں کامیاب ہوگا، سچی بات یہ ہے کہ بہت کٹھن ہے ڈگر پن گھٹ کی، احمد الشرع کا اصل امتحان اب شروع ہوتا ہے۔ بلاشبہ اب تک انھوں نے جدید سیریا کی کامیاب سفارت ونمائندگی کی ہے، جسکے نتیجہ میں امریکہ نے پابندیاں اٹھانے کا اعلان کیا ہے، لیکن ساتھ ہی ٹرمپ نے معاہدہ ابراہیمی Abraham Pact/Abraham Accord میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے، جس کا مطلب ہے اسرائیل کے ساتھ نارملائزیشن یعنی سیاسی و اقتصادی تعلقات کا قیام۔ سعودیہ نے ان کی ملاقات ٹرمپ سے کرائی ہے اور سعودیہ خود اس معاہدہ کا وکیل ہے، گرچہ بظاہر وہ اس میں شامل نہیں لیکن اسکے خفیہ تعلقات اب کسی سے ڈھکے چھپے نہیں، ٹرمپ نے ساتھ ہی "فلسطینی دہشت گردوں" کو دھتکار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ پابندیاں ختم کرنے کا اعلان بہت خوش کن تھا لیکن یہ آزمائش بھی بہت سخت ہے، کیا غزہ کو نظرانداز کرکے اور معاہدہ ابراہیمی میں شامل ہوکر یہ مراعات حاصل ہوں گی یا احمد الشرع اس آزمائش سے بھی بخوبی کامیاب وکامران نکلیں گے۔

البتہ خلیج اور امریکہ تعاون کونسل کی کاروائیاں دیکھنے کے بعد یہ مان لینے میں ہی فائدہ ہے کہ موجودہ عربوں کو شوکت اسلامی سے کوئی دلچسپی نہیں کیوں کہ غیرت اسلامی ختم ہوئے زمانہ ہوا۔ جزیرہ عرب سے اسلام کی سربلندی کی اب کوئی امید نہیں کی جاسکتی، عارضی کامیابیاں اور وقتی سیاسی فائدے اپنی جگہ۔ دیر تک ٹرمپ کی سربراہی میں چلنے والی کانفرنس کے خطابات سنتا رہا، جہاں تک سن سکا وہاں تک رٹے رٹائے جملے، غلامانہ ذہنیت کی عکاسی اور امریکی سربراہی کا اعتراف اور غلامی کا اقرار۔ وہی گھسے پٹے بیانات کہ ہم دو ریاستی حل چاہتے ہیں، امن چاہتے ہیں وغیرہ۔ سارے غلام آقا کے حضور جمع ہیں اور بڑھ بڑھ کے امریکہ کی تعمیر وترقی کے لیے اپنا حصہ پیش کر رہے ہیں، بلاشبہ صحافتی دنیا میں اسے باہمی تجارتی معاہدہ قرار دیا جائے گا، لیکن یاد رہے کہ ٹرمپ نے اپنے پہلے دور حکومت میں سعودیہ وقطر سے اس وصولیابی کو جزیہ کی واپسی قرار دیا تھا، صاف کہا تھا کہ مسلم حکمرانوں نے جو جزیہ مسیحی دنیا سے وصول کیا یہ اسی کی وصولی ہے۔ اس بار بھی انداز بیان یہ تھا کہ اتنا مال دو تو ہم سب سے پہلے سعودیہ کا دورہ کریں گے، یہ لہجہ ظل الٰہی کا ہو سکتا ہے تجارتی معاہدہ کا نہیں، ٹرمپ کو معلوم ہے کہ یہ ڈری سہمی دودھاری گائیں ہیں انھیں زندگی کی ضمانت چاہیے پھر دودھ ہی کیا ان کا خون بھی چوسا جاسکتا ہے۔ یہی نہیں اس مرتبہ تو امارات نے حد کردی، دیوث شخص کے استقبال میں دیوثی طرز وطور اختیار کیا، بچیوں کو مکلف کیا گیا کہ وہ زلفیں لہرا کر دیوث صدر کا استقبال کریں، اس وقت جو نشید چلایا گیا اسمیں سیدی ومولای کی رٹ لگائی گئی، اس بے غیرتی اور غیر اسلامی طرزِ استقبال کو بعض عقل کے اندھوں نے یہ کہہ کر جواز عطا کردیا کہ سپر پاور کی آمد تھی تو اس طرح تو استقبال کرنا پڑے گا، یعنی ان کے نزدیک طاقت کے سامنے جھک جانا، اسلامی مظاہر کو ترک کرکے قیامِ امن کی کوشش کرنا بھی دانشمندی ہے، تف ہے ایسی سوچ پر جس کا ماحصل محض اپنی روٹی کا مسئلہ ہو، کچھ ایسے مولوی نظر آئے جو اس برہنہ رقص کی عجیب توجیہ کرنے لگے کہ یہ تو رقص عیالہ ہے جو جنگ کے لئے تیار رہنے کی خبر دیتا ہے، یہ عربوں کی قدیم تہذیب کا حصہ ہے، ناطقہ سربہ گریباں ہے اسے کیا کہیے کہ زلفیں لہرا کر بھلا جنگ کی تیاری کی اطلاع کا کیا مطلب؟ اور یہ کون سی قدیم تہذیب ہے؟ اگر زمانہ جاہلیت کی ہے تو اس کا اسلام سے کیا تعلق؟ اور اگر ابھی اختیار کی گئی تو قدیم کیسے؟ اور پھر استقبال ہو یا کوئی تقریب، تہذیب ہو یا کوئی اور ریت رواج، اسلام کے متعین کیے گئے احکام و حدود سے آزاد ہوکر تو کچھ بھی ممکن نہیں، یہی نہیں اس سے آگے بڑھ کر یہ کیا گیا کہ ایک دن کے لیے مسجد شیخ زاید کو بند کر دیا گیا، آپ کہہ سکتے ہیں کہ سیکورٹی کے مقصد سے ایسا کیا گیا ہوگا، لیکن ہمیں یہ عذر لنگ تسلیم نہیں، اوّل تو اس دیوث کو وہاں لے جانے سے کیا حاصل؟ اور لے ہی جانا تھا تو دو نمازوں کے درمیان مسجد خالی کرالی جاتی، لیکن نہیں! اصل کرونولوجی ٹرمپ کے اس جملے نے سمجھا دی، اس نے مسجد بند کیے جانے کو "اپنے لیے اور امریکہ کے لیے شرف قرار دیا" واقعہ یہ ہے کہ ان باج گزاروں نے ایسے وقت میں امریکی معیشت کو سہارا دیا جب وہ مسلسل اسرائیل کو ہتھیار دے رہا ہے اور اسرائیل نے غزہ کو لہولہان کر رکھا ہے، ان باج گذاروں نے اس طرز استقبال کے ذریعہ عالم اسلام کی مغلوبیت اور ذلت و رسوائی پر مہر ثبت کردی، حیرت تو ان کم عقلوں پر ہے جو باج گذاری اور سرمایہ کاری میں فرق نہیں سمجھتے، یہ بدو کیا نہ کریں گے، ابوظبی میں انھوں نے ایک مرکز خاندان ابراہیمی تعمیر کیا، جس میں مسجد، سینیگاگ اور کلسا ایک ساتھ بنایا گیا، یہ "دین ابراہیمی" کی فکر کا مظہر ہے، جس کو بظاہر تقریب ادیان کی ایک کوشش قرار دیا جاتا ہے، لیکن دراصل اسکی بنیاد اس گمراہ کن باطل فکر پر ہے کہ جو لوگ بھی ملت ابراہیمی کی طرف نسبت کرتے ہیں وہ محمد ﷺ کی رسالت اور قرآن پر ایمان لائے بغیر بھی مسلمان ہو سکتے ہیں، (اس پر کبھی تفصیلی گفتگو ہوگی، بلکہ ہم تو سمجھتے تھے کہ اب تک ہندستان کے مناظروں اور مفتیوں نے اس پر بہت کچھ لکھا ہوگا مگر افسوس!.....) اس دورہ میں ٹرمپ کو اس مرکز کی بھی سیر کرائی گئی اور داد وتحسین وصول کی گئی۔

خلاصہ یہ ہے کہ تحریک مزاحمت کا وجود مٹانے پر عرب وامریکہ سب متفق ہیں۔ ٹرمپ کا یہ جملہ اس کانفرنس کے مائنڈ سیٹ کا خلاصہ ہے کہ "ہم قیام امن کے خواہاں ہیں مگر یہ ہدف اس وقت تک پورا نہیں ہوسکتا جب تک وہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو معصوموں کو ستاتے اور زیادتی کرتے ہیں" اس بیان کو خاموشی سے سن لینا ہی سب سے بڑی خیانت ہے کیونکہ اسی بیان میں سب کچھ چھپا ہوا ہے۔ لیکن ان لوگوں سے اس خیانت سے زیادہ کی امید بھی نہیں کی جاسکتی جن کے اجداد نے ماضی میں قدس کا سودا کیا اور اب یہ لوگ دوبارہ کر رہے ہیں، سوچیے ذرا ایک طرف غزہ خاک وخون میں نہا رہا ہے اور دوسری طرف اسرائیل کے سب سے بڑے معاون امریکہ سے یہ لوگ اربوں کھربوں ڈالر کے معاہدے کر رہے ہیں، جبکہ ان کے یہ ڈالر اتنے بے بس وبے حیثیت ہیں کہ ان کے ذریعہ غزہ کے معصوموں کی بھوک پیاس کا علاج بھی نہیں ہوسکتا۔ دراصل ۷ اکتوبر کی کاروائی اتنی سخت اور غاصب ریاست کے لیے اتنی خوفناک تھی کہ دشمن بوکھلا گیا، اب دشمن تحریک مزاحمت کو ختم کیے بغیر یہ جنگ ختم کرنے کے موڈ میں نہیں، اس نے اعلان کیا ہے کہ کل اسکی فوج خان یونس میں یورپ ہاسپیٹل کے نیچے سرنگ کے تباہ کرنے کی کاروائی کرے گا، جسکے نیچے اسے اہم افراد کے رہنے کا گمان ہے۔

تحریک مزاحمت نے خیال کیا ہوگا کہ لوگ درمیان میں پڑ کے کچھ دن میں جنگ رکوا دیں گے اور کچھ نہ کچھ مدد کریں گے، یہ تو وہم وگمان بھی نہ ہو گا کہ سب ہاتھ کھڑے کرلیں گے، طُرفہ یہ کہ اب تو سب نے اتفاق کرلیا ہے کہ پہلے تحریک کو ہی ختم کرنا ہے پھر کچھ اور سوچنا ہے، ٹرمپ آیا ہی اسی لیے تھا اور اس امر پر اتفاق بھی ہوگیا، یہ الگ بات کی فکریں کبھی ختم نہیں ہوتیں، منزل کو دور تو کھینچا جا سکتا ہے لیکن فکروں کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ تاریخ یہ منظر پہلی بار دیکھ رہی ہے کہ ایک شہر بھوک سے تڑپ کے مر رہا ہے اور دنیا خاموش تماشائی ہے، خدا سب کو قحط کا بدترین مزہ چکھائے، ایسا قحط پڑے کہ ریال و ڈالر کچھ کام نہ آئے۔ خدا کی قدرت انتقام کب جوش میں آئے بس اسکا انتظار ہے۔

بہر حال تحریک اور شہر عزیمت ختم ہوا تو قضیہ فلسطین کی روح ختم ہو جائے گی، پھر فلسطین کا چپہ چپہ احتلال کے زیر نگیں ہوگا، مسجد اقصی ممکن ہے رسمی طور پر بدقماش شاہ اردن کے کنٹرول میں باقی رہے لیکن کب تک باقی رہے اور کس طرح کس کیفیت سے باقی رہے یہ سب غاصب دشمن کے رحم وکرم پر طے ہو گا۔ تا آنکہ پھر آزادی اقصی کے متوالے اٹھ کھڑے ہوں اور محاذ سنبھال کے صفر سے آغاز کریں۔

XXXXXX

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

کورونا کے پھیلنے کا اندیشہ

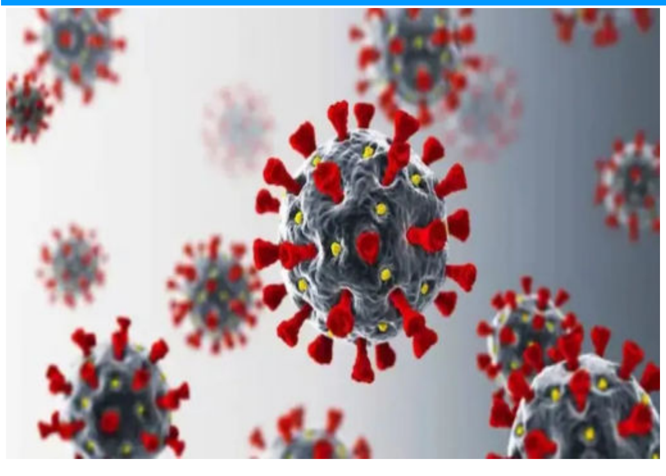

یہ خبر اندیشہ پیدا کرنے والی ہے کہ کئی ملکوں میں کورونا وائرس پھر پھیل رہا ہے۔ گزشتہ 10 ہفتوں میں ہانگ کانگ میں کورونا وائرس کے متاثرین کی تعداد میں 30 گنا اضافہ ہوا ہے۔ سنگاپور اور تھائی لینڈ میں بھی اس کے تیزی سے پھیلنے کی خبریں ہیں۔ ابھی یہ پتہ نہیں چل سکا ہے کہ اچانک کورونا وائرس کی واپسی کی اصل وجوہات کیا ہیں؟ بیماری تو کوئی بھی ہو، دکھ اور تکلیف ہی لے کر آتی ہے چاہے تکلیف زیادہ ہو یا کم۔ بڑی بیماریوں کے لاحق ہونے پر بڑے مسئلے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اکثر لوگ اہل خانہ کا علاج کرانے کے چکر میں ٹوٹ جاتے ہیں۔ ان کی اقتصادی حالت خستہ ہوجاتی ہے، زمینیں بک جاتی ہیں۔ اس کے باوجود کئی بار وہ اپنوں کو نہیں بچا پاتے ہیں۔ ایسا ہی کورونا کے دور میں بھی دیکھنے میں آیا تھا۔ کئی لوگوں نے اپنوں کو بچانے کے لیے پیسہ پانی کی طرح بہایا، اس کے باوجود نہیں بچا نہیں سکے اور اقتصادی طور پر بھی خستہ حال ہوگئے۔ کورونا وائرس کی وبا نے یہ احساس دلایا تھا کہ عالمی لیڈروں کو دنیا سے نئی نئی وباؤں کو ختم کرنے پر پورے اتحاد کے ساتھ سنجیدگی سے کام کرنا چاہیے اور اسے بھی انسانیت کے لیے اسی طرح ضروری سمجھنا چاہیے جیسے وہ دیگر ایشوز کو سمجھتے ہیں لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ کورونا وائرس کی توسیع معمہ بنی رہی۔ چینی حکومت نے اس کے بارے میں ابتدائی دور میں ٹھیک ٹھیک نہیں بتایا، ڈبلیو ایچ او یعنی ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے بھی چین کے ووہان میں کورونا وائرس کے پھیلنے پر گول مول سی بات کی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ یہ متعدی نہیں ہے، اس سے زیادہ تشویش کی ضرورت نہیں ہے جبکہ تائیوان نے کورونا وائرس کو متعدی مانتے ہوئے اس کی روک تھام کی تیاری ووہان میں اس کے پھیلنے کے بالکل ابتدائی دور میں ہی شروع کردی تھی۔ اس کا اسے فائدہ ملا۔ بہت دنوں تک کورونا وائرس کو اپنے ملک میں پھیلنے سے روکنے اور اس سے لوگوں کی حفاظت کرنے میں تائیوانی حکومت کامیاب رہی۔ کورونا وائرس کے پھیلنے کے ابتدائی دور میں ہی سنگاپور اور جنوبی کوریا نے بھی اسے پھیلنے سے روکنے پر خصوصی توجہ دی تھی۔ ایک وقت ایسا لگا تھا کہ تائیوان کے ساتھ جنوبی کوریا اور سنگاپور بھی کورونا وائرس کو پھیلنے سے روکنے میں کامیاب رہے ہیں مگر بعد کے دنوں میں ان ملکوں میں بھی کورونا وائرس تیزی سے پھیلا اور اس کے سامنے ان ملکوں کی حکومتیں اور ان کا ہیلتھ کیئر سسٹم کسی حد تک بے بس نظر آیا اور یہ سمجھنا مشکل ہوگیا کہ تمام کوششوں اور احتیاطی تدابیر کے باوجود کورونا وائرس پھیل کیوں رہا ہے۔ کورونا وائرس سے لوگوں کو بچانے کے لیے بہترین طبی اقدامات کے باوجود جنوبی کوریا ان 10 بڑے ملکوں میں شامل تھا جہاں کے لوگ کورونا وائرس سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔ جنوبی کوریا میں 34،571،873 لوگ کورونا وائرس سے متاثر ہوئے اور متاثرین کی تعداد کے لحاظ سے وہ چھٹے نمبر پر تھا۔ وہاں کے حالات سنگین تھے۔ کم آبادی کے لحاظ سے وہاں زیادہ لوگ کورونا وائرس سے متاثر ہوئے تھے۔ متاثرین کی تعداد کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر، وطن عزیز ہندوستان دوسرے، فرانس اور جرمنی بالترتیب تیسرے اور چوتھے جبکہ برازیل پانچویں نمبر پر تھے۔ متذکرہ ملکوں کے مقابلے جنوبی کوریا میں انسانی جانوں کا کم اتلاف ہوا تھا۔ تائیوان بھی ان ملکوں میں شامل تھا جہاں 10،241،523 لوگ کورونا وائرس سے متاثر ہوئے تھے اور اس کی وجہ سے 19،005 لوگوں کو جانیں گنوانی پڑی تھیں۔ متاثرین کی تعداد کے لحاظ سے تائیوان 15 ویں نمبر پر تھا۔ سنگاپور میں 3،006،155 لوگ کورونا وائرس سے متاثر ہوئے تھے۔ اس کی وجہ سے 2،024 لوگوں کی جانیں گئی تھیں۔ متاثرین کی تعداد کے لحاظ سے سنگاپور 41 ویں نمبر پر تھا لیکن تمام احتیاطی اقدامات کے باوجود وہاں کورونا وائرس نے کیا تہلکہ مچایا تھا، اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ایک وقت وہاں ہر دو میں سے ایک آدمی کورونا وائرس سے متاثر تھا، اس لیے یہ کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کورونا ایک اَن بجھ وائرس رہا ہے۔ اسی لیے اس کے پھیلنے کی خبروں نے اندیشہ پیدا کردیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کے بڑے ممالک وقت ضائع کیے بغیر اس کی توسیع کو روکنے پر توجہ دیں، یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ پھر سے اس کے پھیلنے کی وجوہات کیا ہیں؟ کون سے ایسے احتیاطی اقدامات کیے جانے چاہئیں جو واقعی مؤثر ہوں۔

حب الوطنی اور دفاع وطن کے تقاضے

"وطن ایک عظیم نعمت اور بے بہا دولت ہے۔ یہ خیر و برکت کا گہوارہ، محبتوں کا مرکز، اور رشتہ داروں و اقربا کی جائے سکونت ہے۔ اسی سرزمین پر عبادات کا نظام رواں دواں رہتا ہے۔ اس کی مٹی کی خوشبو میں یادوں کی مہک، احساسات کی گرمی اور جذبات کی شدت پوشیدہ ہے۔ وطن وہ عظیم سرمایہ ہے جو آباؤ اجداد کی امانت کے طور پر نسل نو کو منتقل ہوتا ہے۔ اس سے محبت محض ایک جذبہ نہیں، بلکہ فطرت کی پکار اور سنتِ نبوی کا روشن نشان ہے۔"" جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی، تو نگاہوں میں ایک ایسی حسرت و جدائی کی کیفیت تھی جو پتھروں کو بھی نرم کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب وطن کو ایسی اشک بار نظروں سے الوداع کہا کہ فضا غم سے بوجھل ہوگئی۔ وہ الوداعی الفاظ جو آپ کی زبانِ مبارک سے نکلے، دلوں کو چھو لینے والے تھے۔

عمران احمد ردولوی

"وطن ایک عظیم نعمت اور بے بہا دولت ہے۔ یہ خیر و برکت کا گہوارہ، محبتوں کا مرکز، اور رشتہ داروں واقربا کی جائے سکونت ہے۔ اسی سرزمین پر عبادات کا نظام رواں دواں رہتا ہے۔ اس کی مٹی کی خوشبو میں یادوں کی مہک، احساسات کی گرمی اور جذبات کی شدت پوشیدہ ہے۔ وطن وہ عظیم سرمایہ ہے جو آباؤ اجداد کی امانت کے طور پر نسلِ نو کو منتقل ہوتا ہے۔ اس سے محبت محض ایک جذبہ نہیں، بلکہ فطرت کی پکار اور سنتِ نبوی کا روشن نشان ہے۔"" جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی، تو نگاہوں میں ایک ایسی حسرت وجدائی کی کیفیت تھی جو پتھروں کو بھی نرم کردے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محبوب وطن کو ایسی اشک بار نظروں سے الوداع کہا کہ فضا غم سے بوجھل ہوگئی۔ وہ الوداعی الفاظ جو آپ کی زبانِ مبارک سے نکلے، دلوں کو چھو لینے والے تھے۔ آپ نے فرمایا:

اے مکہ! تو مجھے تمام شہروں سے زیادہ محبوب ہے، تو کتنی پاکیزہ سرزمین ہے! اگر میری قوم نے مجھے تجھ سے نہ نکالا ہوتا، تو میں کبھی تجھے چھوڑ کر نہ جاتا۔ (ما أطيبك من بلدٍ وأحبك إليّ، ولولا أن قومي أخرجوني منك ما سكنت غيرك)" یہ ارشادِ نبوی اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ وطن سے محبت نہ صرف فطری ہے بلکہ انبیاء کی سنت بھی ہے۔

"جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو الوداع تو کہا، مگر آپ کا دل اس کی گلیوں، اس کی فضا، اور اس کی مٹی سے ہمیشہ کے لیے وابستہ رہا۔ اس سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ وطن سے سچی محبت ہی اس کی تعمیر و ترقی کا پہلا زینہ ہے۔ یہی محبت وطن کی خوشحالی کا ضامن اور اس کے عروج کا نقطۂ آغاز ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس شہر کے لیے بھی وہی محبت اور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ الٰہی میں دستِ دعا بلند کرتے ہوئے فرمایا:

اللهم حبِّب إلينا المدينة كحبنا مكة أو أشدّ یعنی: اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت بھی ایسے ہی ڈال دے جیسے مکہ کی محبت ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ یہ دعا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ وطن خواہ مکہ ہو یا مدینہ، انسان کا دل اس سے جڑ جاتا ہے، اور اس کی ترقی کے لیے دعا، قربانی اور محنت کرنا ایمان داروں کی پہچان ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ وطن سے محبت صرف جذباتی وابستگی نہیں، بلکہ ایک عظیم دینی و اخلاقی ذمہ داری ہے، جسے ہر فرد کو بخوبی نبھانا چاہیے۔"

یہ وطن ہم سب کے لیے ایک امانت ہے، ایسی امانت جس کی نگہبانی، اس کی حفاظت، اور اس کی ترقی میں حصہ لینا ہم پر تا دمِ حیات لازم ہے۔ ہمیں نہ صرف اس کی سرحدوں کی حفاظت کرنی ہے، بلکہ اس کی نظریاتی بنیادوں، اس کی تہذیب، اس کے وسائل اور اس کے امن وامان کی پاسبانی بھی کرنی ہے۔ وطن عزیز کے بے شمار حقوق ہیں، جن میں چند اہم درج ذیل ہیں:

اس کی سالمیت کا دفاع کرنا
قانون کی پاسداری کرنا
باہمی رواداری اور اتحاد کو فروغ دینا
تعلیم، خدمت، اور محنت سے اسے ترقی دینا
وسائل کا درست استعمال اور کرپشن سے اجتناب

اس کی عزت، وقار اور شہداء کی قربانیوں کی قدر کرنا یقیناً، جب ہر فرد اپنے حصے کا فرض ادا کرے گا، تب ہی ہمارا وطن ترقی کی راہوں پر گامزن ہوگا اور دنیا میں عزت وافتخار حاصل کرے گا۔"

لبِ لباب یہ ہے کہ دفاعِ وطن نہ صرف ایک عظیم شرف ہے بلکہ ایک مبارک نبوی عمل بھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دفاع میں جانثاروں کو صف بند کیا، قلعہ بندیاں کروائیں، اور ہر ممکن کوشش کی کہ اسلامی ریاست محفوظ رہے۔ یہ ہمیں بتاتا ہے کہ دشمن کی چالوں کا توڑ صرف جذبۂ قربانی، نظم، اور اجتماعی شعور سے ممکن ہے۔

یقیناً، ہماری یکجہتی، اتحاد، باہمی محبت، اور وطن سے سچی وابستگی ہی وہ طاقت ہے جو دشمن کے ہر وار کو ناکام بنا سکتی ہے۔ جب قوم اپنے حکام کا احترام کرتی ہے، اپنے اداروں کا دفاع کرتی ہے، اور وطن کے مفاد کو ذاتی مفاد پر مقدم رکھتی ہے، تب ایک ناقابلِ شکست قوت بن جاتی ہے۔ پس، دفاعِ وطن ہمارا حق بھی ہے اور فرض بھی اور یہ فرض ہر اُس شخص پر عائد ہوتا ہے جو اس سرزمین کی چھاؤں میں پلتا بڑھتا ہے۔

حال ہی میں جس طرح ہماری افواج نے پاکستان کو منہ توڑ جواب دے کر وطن دشمن عناصر کو ناکام بنایا ہے، وہ پوری قوم کے لیے باعثِ افتخار ہے۔ یہ صرف ایک عسکری کامیابی نہیں بلکہ اس بات کا اعلان ہے کہ ہندوستان امن کا خواہاں ضرور ہے، مگر اپنی خودمختاری پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کرے گا۔ ایسے جانباز، بہادر اور فرض شناس سپاہی کسی بھی قوم کے لیے باعثِ فخر ہوتے ہیں۔ ان کی قربانیاں، ان کی چوکس نگاہیں، اور ان کا جذبۂ شہادت ہی ہے جو ہمیں پرسکون نیند عطا کرتا ہے۔

لہٰذا، ہماری قومی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم نہ صرف ان سپاہیوں کا احترام کریں بلکہ ہر سطح پر ان کا ساتھ دیں چاہے وہ اخلاقی ہو، سماجی ہو یا عملی۔ ہمیں اپنے بچوں میں بھی یہی جذبہ پیدا کرنا ہے کہ وطن سب سے مقدم ہے، اور اس کے دفاع کے لیے ہر قربانی ایک سعادت ہے۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی کانپور کی جانب سے عیدالاضحیٰ، حج وعمرہ ہیلپ لائن جاری: عبدالقدوس ہادی

کانپور (ایجنسی): آج قاضی شہر حافظ و قاری عبدالقدوس ہادی نے بتایا کہ قلی بازار کانپور میں مسائل شرعیہ اکیڈمی کے تحت رمضان المبارک میں پورے ایک ماہ رمضان سے متعلق ہیلپ لائن کی سہولت فراہم کی گئی تھی جس میں رمضان سے متعلق روزہ نماز، زکوٰۃ، فطرہ، صدقات کے علاوہ دیگر عبادات واعمال سے متعلق رہنمائی کی گئی تھی اور اس ہیلپ لائن سے بڑی تعداد میں عوام مستفید ہوئے تھے۔ کیونکہ موجودہ دور میں اقتصادی، سماجی، سیاسی اور صنعتی تبدیلیوں کے نتیجہ میں نئے نئے اور پیچیدہ مسائل سامنے آرہے ہیں انہی مسائل کی قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح تحقیق اور حل نکالنے کے لئے کچھ اللہ والوں اور بڑوں کے مشورے کے بعد کانپور شہر اور صوبہ اتر پردیش کے مختلف اضلاع کے معتبر مفتیان عظام وعلماء کرام پر مشتمل مسائل شرعیہ اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ چند

دنوں بعد ماہ عیدالاضحیٰ شروع ہونے جارہا ہے، عیدالاضحیٰ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اس ماہ میں فریضہ حج، قربانی، ایام تشریق جیسی عبادات واعمال بھی مسلمان کرتے ہیں، ان عبادات اور اعمال کو صحیح طرح سے ادا کرنے میں علماء کرام ومفتیان کرام کی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ کی راہ میں جانور کی قربانی وہ عظیم عبادت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے چلی آرہی ہے جیسا کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا'' اور ہم نے ہر امت کیلئے قربانی اس غرض کے لئے مقرر کی ہے کہ ان مویشیوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں'' گویا قربانی ایک ایسی عبادت ہے جو ہر امت میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہی ہے، امت محمدیہ پر بھی قربانی ایک عظیم عبادت کے طور پر اپنی خاص شرائط پر فرض ہے، الحمدللہ مجموعی طور پر مسلمانوں میں اس عبادت کو انجام دینے کا خاص اہتمام بھی نظر آتا ہے، اس اہم اور خاص موقع پر امسال بھی مسائل شرعیہ اکیڈمی کے تحت ''عیدالاضحیٰ، حج وعمرہ ہیلپ لائن'' جاری کرکے عوام کو مسائل دریافت کرنے کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، جولوگ اللہ کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس حقیقت کو بخوبی جانتے اور سمجھتے ہیں اور اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق احکام الٰہی پر چلنے کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن شیطان جو انسان کا ازلی دشمن ہے وہ مختلف حربوں کے ذریعہ ہمیں اللہ کی عبادت سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ قاضی شہر نے کہا کہ قربانی اسلام کی اہم ترین عبادت ہے، عیدالاضحیٰ میں لاکھوں مسلمان قربانی کے فریضہ کو انجام دیتے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے لاکھوں جانور اللہ کی رضا کے لئے قربان کئے جاتے ہیں، قربانی کی عبادت بندے کی اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ عشق ومحبت کا مظہر ہے، لہٰذا ہمیں کوشش یہی کرنی چاہئے کہ شیطان ہمارے اوپر غالب نہ آنے پائے۔ آپ ''عیدالاضحیٰ، حج وعمرہ ہیلپ لائن'' کے ذریعہ مندرجہ ذیل علماء ومفتیان کرام سے عیدالاضحیٰ، حج، عمرہ ودیگر پیش آنے والے مسائل کا حل معلوم کر سکتے ہیں۔ قاضی شہر نے کہا کہ ان علماء کرام سے فون اور واٹس ایپ پر ہر طرح کے مسائل کسی بھی وقت معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

قاضی شہر کانپور حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی موبائل نمبر 9839319928، مولانا مفتی عبدالستار قاسمی آگرہ 9412316240، مولانا مفتی ریاض قاسمی قنوج 954519654، مولانا مفتی محمد صابر قاسمی جھانسی 9454074881، مولانا مفتی محمد یاسر قاسمی اعظم گڑھ 9453453354، مولانا مفتی محمد شاکر نثار مدنی قاسمی اعظم گڑھ 8400931786، مولانا مفتی محمد مسیح الدین قاسمی کانپور 9794044775، مولانا مفتی مصباح الدین قاسمی ہردوئی 9935643217، مولانا مفتی عبدالخالق قاسمی جالون 7007620443، مولانا مفتی عبدالمتین قاسمی اناؤ 9919891865، مولانا محمد شاہد قاسمی کانپور 7309278367، مولانا عبدالقادر قاسمی کانپور 9918310595، مولانا مفتی محمد سالم قاسمی مئو 9307491417، مولانا منصور احمد ابن مفتی منظور احمد مظاہری کانپور 9136284423، مولانا مفتی محمد شاہد قاسمی اعظم گڑھ 9839684289، مولانا مفتی محمد سہیل قاسمی کانپور 8299562372، مولانا سمیع اللہ قاسمی کانپور، 9793579983 مولانا مفتی محمد وسیم فتح پور 899009527، مولانا مفتی اسامہ رحمن کانپور 7041256333، مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کانپور 6306791325، مولانا مفتی عمر فاروق ہادی قاسمی کانپور 9336083062، مفتی محمد اسعد قاسمی سیتا پور 9389190836، مفتی محمد توصیف 9236650139۔

اسلام میں شادی بہت آسان لیکن مسلمانوں نے بہت مشکل بنادیا: اشتیاق احمد قادری

سدھارتھ نگر (نامہ نگار)

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کیلئے رسول بن کر تشریف لائے آپ نے زندگی و موت کے تمام معاملات میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے انسانی ضروریات میں سے ایک اہم ضرورت نکاح بھی ہے اسلام نے نکاح اور ازدواجی زندگی کے احکام بھی بیان فرمائے ہیں بلکہ اسے عبادت اور ایمان کی حفاظت کا ایک بہترین ذریعہ بھی قرار دیا ہے اسلامی زندگی میں شادی کا تصور بہت آسان ہے لیکن مسلمانوں نے بہت مشکل بنا دیا ہے ان خیالات کا اظہار مشہور اسلامی اسکالر مولانا اشتیاق احمد قادری استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف نے کیا وہ آج سدھارتھ نگر میں واقع

شہم پیراڈائز میرج ہال میں شہرت یافتہ کاتب حافظ عبدالرحمن مینیجنگ ڈائریکٹر فائن پریس مچھلی محال کے بیٹی کی شادی کے موقع پر بوقت نکاح خطاب کر رہے تھے انھوں نے مزید کہا کہ صد افسوس موجودہ زمانہ میں ہم نے خود ہی نکاح جیسی سنت کو حرام رسم ورواج ناجائز پابندیوں اور فضول خرچیوں سے مشکل بنا دیا ہے جس سے ہمارے معاشرے میں سودی قرضے لڑائی جھگڑے اور نفرت وانتقام کی آگ کے ساتھ ساتھ رشوت جیسی برائیاں بڑھتی جارہی ہیں جبکہ رسول پاک فرماتے ہیں کہ سب سے بہترین شادی بابرکت شادی وہ ہے جس میں کم خرچ کیا جائے اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے تو تعلیم پر صحت پر سماج پر خرچ کریں۔ اس موقع پر مشہور نعت خواں مولانا عبدالکریم فیضی مولانا سلطان رضا حافظ شہزاد نے نعت رسول اور سہرا پیش کیا اس مبارک موقع پر سید محمد سہیل قادری خطیب وامام جامع مسجد تنزی بازار مولانا برکت علی اشرفی ناظم ضیاء الاسلام سید سہیل بارہ بنکی ودیگر علماء و علاقائی ائمہ حضرات موجود رہے۔

دوسرے فریق کی آراضی پر جبراً قبضہ کرکے پلاٹنگ کا کام شروع

مشاہد نگر، گونڈہ (شرف الدین خان حشمتی) ایک ہی گاٹے کی زمین کی مشترکہ کھاتے داروں کے ذریعے دوسرے فریق کی آراضی پر جبراً قبضہ کرکے باؤنڈری وال کرکے پلاٹنگ کرنا شروع کردی۔ اس پر جب متاثرہ کو خبر ہوئی تو موقع پر پہونچ کر احتجاج کرنے لگے تو وہاں موجود دوسرے فریق نے گالی گلوج دینا شروع کردیا اور جان سے مارنے کی دھمکی بھی دینے لگا۔ اس پر متاثرہ شخص منکاپور کوتوالی پہونچا، لیکن پولیس نے اسے یہ کہہ کر واپس کردیا کہ یہ معاملہ محکمہ ریونیو کا ہے۔ متاثرہ شخص نے الزام لگایا ہے کہ پولیس ملزمان سے ملی ہوئی ہے۔ اسی لیے اس کو تھانے سے ٹرکا دیا گیا لیکن جب ملزم آیا تو اسے بلاکر تقریباً پانچ گھنٹے تک حوالات میں بند کردیا گیا اور پھر شام کو اس کا چالان کردیا گیا۔ جہاں ایس ڈی ایم کورٹ میں پہونچ کر اس نے ضمانت کرائی۔

واضح رہے کہ پورا معاملہ منکاپور کوتوالی حلقہ کے گرام بھٹورا کا ہے۔ یہاں کے باشندے محمود علی اور محبوب علی نے 12 مئی کو وزیراعلیٰ کے ساتھ ساتھ پولیس سپرنٹنڈنٹ ونیت جیسوال کو ایک تحریری درخواست دی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ان کی پشتینی زمین گاٹا نمبر 1332 گرام پنچایت بھٹورا، تحصیل منکاپور میں واقع ہے، جس میں دونوں فریق مشترکہ طور پر حصہ دار ہیں جبکہ اسی زمین۔ پر قابض اور داخل ہیں الزام ہے کہ ایک ہی زمین کے مشترکہ کھاتے دار مالک عبدالحسن اور افسر علی زمین مافیا ہیں اور زمینوں میں تنازعات پیدا کرکے اپنے تسلط کے زور پر غریب مظلوم اور دوسرے لوگوں کی زمینوں پر زبردستی پلاٹنگ کرکے اسے اچھی خاصی رقم میں فروخت کرنے کا کاروبار کرتے ہیں۔ الزام ہے کہ 2025.03.15 کو مذکورہ افراد نے گاٹا نمبر 1332 کی آراضی پر ناجائز قبضہ کرلیا اور شہہ زوری اور دبنگئی کے بل پر ان لوگوں نے باؤنڈری وال کرکے پلاٹنگ شروع کردی۔ اس بات کا علم جب متاثرہ کو ہوئی تو وہ موقع پر پہنچ گیا اور ناراضگی کا اظہار کیا تو اس کے ساتھ بدسلوکی کی اور جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ جس پر متاثرہ شخص بھاگ کر کوتوالی منکاپور پہونچا اور تحریری شکایت کرکے قبضہ رکوانے اور کاروائی کرنے کی درخواست کی لیکن پولیس ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ اس نے 12 مئی کو پولیس سپرنٹنڈنٹ کو ایک درخواست دی تھی۔ جس پر ایس پی نے منکاپور پولیس کو بھی فوری طور پر قبضہ رکوانے اور معاملے کو حل کرنے کی ہدایت دی تھی، لیکن اس کے بعد بھی پولیس کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ 15 مئی کو متاثرہ محبوب علی کا بیٹا مقصود علی تھانے پہنچا اور غنڈوں کی جانب سے زمین پر مٹی ڈلوا کر زبردستی قبضے کو رکوانے کی اپیل کی لیکن کوتوال منکاپور نے اسے یہ کہہ کر واپس کردیا کہ یہ محکمہ ریونیو کا معاملہ ہے۔ پولیس اس میں کچھ نہیں کرسکتی۔ الزام ہے کہ اسی دوران دونوں ملزمان مقامی صحافی کے ساتھ تھانے پہنچے، کچھ دیر بعد مقصود علی کو فون کرکے تھانے بلایا گیا۔ جب وہاں وہ پہنچا تو اسے بٹھالیا گیا اور کچھ دیر بعد اسے لاکپ میں بند کردیا گیا۔ انہیں تقریباً پانچ گھنٹے تک حراست میں رکھا گیا۔ چار بجے کے بعد چالان کرکے تحصیل بھیج دیا گیا۔ حالانکہ متاثرہ کے اہل خانہ خوف ہراس کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں وہ آفیسران کے آفس کا چکر کاٹ رہے ہیں پھر بھی انکی کہیں بھی سنوائی نہیں ہورہی ہے اس معاملے میں نمائندہ نے جب ان سے گفتگو کی تو انکا کہنا تھا کہ اس حکومت میں سب کو انصاف ملتا ہے مجھے امید ہے انصاف ضرور ملے گا اور اگر یوگی آدتیہ ناتھ کے دور حکومت میں ہم لوگوں کو انصاف نہیں ملا تو ہم خودکشی کرنے کے لیے مجبور ہوجائے گے جسکی پوری ذمہ داری ضلع انتظامیہ کی ہوگی۔

موضع بھرسڑا میں بغیر کام کے ساڑھے تین لاکھ کا فنڈ کیا گیا ریلیز

سلطانپور (نامہ نگار): ترقیاتی بلاک دھنپت گنج کے موضع بھرسڑا میں انٹرلاکنگ کے نام پر ساڑھے تین لاکھ روپے سرکاری کھاتے سے نکال لئے گئے اور کام کا کہیں کچھ پتہ نہیں۔ موضع پردھان شو گوپال یادو اور سکریٹری راجیش تیاگی پر اس بدعنوانی کا الزام لگا ہے۔ جانچ میں الزام صحیح پایا گیا، ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے فوراً موضع پنچایت کے کھاتے بند کرا دئے اور پردھان سے سبھی اختیار لے لئے گئے ہیں۔ وہیں پنچایت سکریٹری پر کارروائی کے لئے سی ڈی او کو خط لکھا ہے۔

شاردا نہر سے لاش برآمد

دائے بریلی (ایجنسی): بچھراواں تھانہ حلقہ کے تحت دیوپوری بہادر پور گاؤں میں ایک پل کے قریب شاردا نہر میں تیرتی ہوئی ایک نامعلوم نوجوان کی لاش دکھی، جس کی عمر تقریباً 45 سال تھی۔ جس کے بعد گاؤں والوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ گاؤں والوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ لاش کئی دن پرانی معلوم ہوتی ہے۔ جس کی تاحال شناخت نہیں ہوسکی ہے۔ نامعلوم شخص کی عمر 45 سال ہے۔ متقی نے سفید قمیض اور پاجامہ پہنے ہوئے ہے۔ اس سلسلے میں تھانہ انچارج پنکج کمار تیاگی نے بتایا کہ گاؤں والوں کی اطلاع پر نوجوان کی لاش کو نہر سے نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔

کشوری لال شرما نے ہلیاپور میں کیا اسٹیڈیم کا افتتاح

سلطانپور (نامہ نگار): ترقیاتی بلاک بلدی رائے کے ہلیاپور میں کانگریسی لیڈر اور ضلع امیٹھی کے ممبر آف پارلیامنٹ کشوری لال شرما نے چالیس لاکھ روپے قیمت سے بنے سنگھ رائے بھالے سلطان کھیل میدان کا افتتاح کیا۔ اس دوران بھالے سلطان انٹر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر دھیریندر نے اس کھیل کے میدان میں اوپن جم کے قیام کی بھی مانگ کی جس پر ممبر پارلیامنٹ نے وعدہ کیا کہ ایک ہفتہ کے اندر اسکا بھی انتظام ہو جائیگا۔ بلدی رائے کے لوگوں کو پوروانچل ایکسپریس وے پر جانے کے لئے آسانی ہوجائے اس ناطے لوگوں نے مانگ رکھی کہ ایکسپریس وے سے بلدی رائے کے لئے ایک کٹ بھی بنایا جائے ممبر پارلیامنٹ نے یقین دہانی کرائی کہ حکومت سے کہہ کر وہ یہ کام بھی کرائینگے۔ اس موقع پر علاقہ کی عوام کثیر تعداد میں موجود رہی۔

12 سالہ بچے کے ساتھ بدفعلی، ملزم گرفتار

دائے بریلی (ایجنسی): بچھراواں تھانہ حلقہ کے تحت ایک عجیب معاملہ سامنے آیا ہے جہاں ایک بچے کو 10 روپے کا لالچ دے کر اس کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ زخمی نوجوان کو طبی معائنے اور علاج کے لیے ہسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ بدھ کو مقامی پولیس نے تھانہ علاقے سے ایک نوجوان کو نابالغ بچے کے ساتھ بدفعلی کے الزام میں گرفتار کرلیا۔ پولیس اس سے پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق ملزم 22 سالہ نوجوان نشے کا عادی ہے۔ اس نے ایک 12 سالہ بچے کو جو اپنے ننہال میں مقیم تھا اس کو لالچ دے کر اپنے ساتھ لے گیا اور اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی۔ بچے نے جب بدفعلی کے خلاف مزاحمت کیا تو نوجوان نے اس کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا اور اس کا چہرہ نوچ لیا۔ کافی دیر تک بچہ نہ دکھنے پر اس کے نانا نے اس کی تلاش شروع کردی۔ کافی دیر کے بعد لڑکا اپنے نانا کو پریشان حالت میں ملا اور روتے ہوئے انہیں سارے واقعہ بتایا۔ متاثرہ لڑکے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے والے نوجوان کے گھر والوں کو اس کے نانا نے پورے واقعہ کی اطلاع دی تو انہوں نے کچھ کرنے سے انکار کیا۔ اس کے بعد مقامی پولیس کو اطلاع دی گئی۔ پولیس کی جانب سے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کرلیا گیا اور بچے کو طبی معائنے اور علاج کے لیے ہسپتال بھیج دیا گیا۔ تھانہ انچارج پنکج کمار تیاگی نے بتایا کہ گھر والوں کی شکایت پر نوجوان کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور اس سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

فرانس، برطانیہ اور کینیڈا کا اسرائیل مخالف مؤقف: ماہرین نے تبدیلی کی وجہ بتادی

غزہ (ایجنسی): تین بڑی مغربی طاقتوں فرانس، برطانیہ اور کینیڈا نے اسرائیل کے خلاف ایک مشترکہ بیان جاری کرتے ہوئے غزہ پر جاری اسرائیلی جنگ کی شدید مذمت کی ہے۔ ان ملکوں کے اسرائیل کے بارے میں سخت موقف کو ماہرین ایک بڑی خارجہ پالیسی کی تبدیلی قرار دے رہے ہیں۔ لندن حکومت نے اس سلسلے میں عملی اقدامات اٹھاتے ہوئے نہ صرف اسرائیل کے ساتھ تجارتی مذاکرات معطل کردیے بلکہ مغربی کنارے میں آباد کچھ اسرائیلی شہریوں پر پابندیاں بھی عائد کیں۔ اس کے علاوہ غزہ میں جاری فوجی کارروائیوں اور مغربی کنارے میں پرتشدد واقعات پر احتجاجاً اسرائیلی سفیر کو طلب کیا گیا۔ فرانسیسی وزیراعظم فرانسوا بایرو نے منگل کے روز اعلان کیا کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا عمل شروع کردیا گیا ہے، جس پر برطانیہ اور کینیڈا ابھی سنجیدگی سے غور کررہے ہیں۔

مصری عسکری وتزویراتی امور کے ماہر اور کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کے مشیر لیفٹیننٹ جنرل (ر) اسامہ محمود نے العربیہ ڈاٹ نیٹ سے گفتگو میں کہا کہ "یہی ممالک جنگ کے آغاز میں اسرائیل کے حامی تھے، مگر وقت گذرنے کے ساتھ جب اسرائیلی فوجی کارروائیوں کی ناکامی واضح ہوئی اور غزہ سے آنے والی ویڈیوز، تصاویر اور خبروں نے صورتحال کی اصل تصویر دنیا کے سامنے رکھی، تو عوامی اور داخلی دباؤ کے باعث ان ممالک کو اپنی پالیسی پر نظرثانی کرنا پڑی"۔ انہوں نے کہا کہ "یہ بین الاقوامی برادری کی ایک اجتماعی بیداری ہے جو اسرائیلی دائیں بازو کے شدت پسندانہ اور پرتشدد رویے پر شدید حیرت زدہ ہے۔ اسرائیلی جارحیت کی شدت ہی دراصل ان ممالک کے مؤقف میں اس تبدیلی کی بنیادی وجہ بنی"۔

قاہرہ یونیورسٹی میں بین الاقوامی تعلقات کے ماہر، ڈاکٹر اسماعیل ترکی نے العربیہ ڈاٹ نیٹ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "یہ تبدیلی دراصل اسرائیلی حکومت کے لیے ایک واضح پیغام ہے کہ حد ہوچکی ہے، نسل کشی کی جنگ ناقابل قبول ہے اور ہم خاموش تماشائی نہیں بن سکتے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ مؤقف روایتی اتحادیوں کی پالیسی میں ایک واضح تبدیلی ہے، جو غزہ پر مسلط کردہ جنگ، جبری نقل مکانی کی کوششوں اور بھوک ومحاصرے کی پالیسی کے خلاف سامنے آئی ہے۔ اگرچہ یہ ممالک اب بھی اسرائیل کے وجود اور سکیورٹی کے حق کو تسلیم کرتے ہیں، مگر ان پر سفارتی دباؤ بڑھتا جارہا ہے۔

ڈاکٹر ترکی کا کہنا تھا کہ اس تناؤ کے اثرات نہ صرف سفارتی تعلقات پر مرتب ہوسکتے ہیں بلکہ تجارتی سطح پر بھی تبدیلیاں آسکتی ہیں۔ فرانسیسی، برطانوی اور کینیڈین رہنماؤں کا سخت لب ولہجہ اور یورپی یونین کے اجلاسوں میں اسرائیل کے ساتھ شراکتی معاہدے کی معطلی بھی اسی بدلتے رویے کا حصہ ہے۔

مشرق وسطیٰ کے چھ کروڑ 50 لاکھ افراد فوری امداد کے منتظر ہیں: شاہ سلمان ریلیف سینٹر

ریاض (ایجنسی): سعودی عرب کے شاہ سلمان ریلیف سینٹر برائے امداد نے انکشاف کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں 6 کروڑ 50 لاکھ سے زائد افراد انسانی امداد کے محتاج ہیں، جبکہ ان کے لیے تیار کی گئی امدادی منصوبہ بندی کا صرف 30 فیصد حصہ ہی تاحال مالی معاونت حاصل کرسکا ہے۔ مرکز کے نگرانِ اعلیٰ ڈاکٹر عبداللہ الربیعہ نے برسلز میں منعقدہ یورپی۔ انسانی فورم 2025ء میں خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ خطہ ایک انتہائی سنگین نقل مکانی کے بحران سے گذر رہا ہے، جہاں 2 کروڑ 80 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہوچکے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ عرب دنیا اس وقت مسلسل کشیدگی اور عدم استحکام کی وجہ سے شدید انسانی المیوں کا شکار ہے، بالخصوص یمن، شام، سوڈان، لبنان اور فلسطین میں صورتِ حال نہایت ابتر ہے، جہاں بنیادی ضروریات کی کمی اور پرتشدد واقعات نے ہزاروں افراد خصوصاً بچوں کو قبل از وقت موت کے منہ میں دھکیل دیا۔

ڈاکٹر عبداللہ الربیعہ نے انسانی ضروریات کو آٹھ اہم شعبوں خوراک کے تحفظ، صاف پانی، صفائی ستھرائی، طبی سہولیات، رہائش، تعلیم، امداد کی رسائی اور طبی عملے کو درپیش چیلنجز میں تقسیم کیا۔ انہوں نے بتایا کہ شاہ سلمان ریلیف مرکز ان تمام شعبوں میں سرگرم عمل ہے اور اب تک 107 ممالک میں 3,400 سے زائد انسانی منصوبے مکمل کیے جاچکے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ سب سے بڑا چیلنج وہ علاقے ہیں جہاں لوگوں کی آمد ورفت اور نقل مکانی زیادہ ہے۔ ان جگہوں پر امداد پہنچانا مشکل ہوتا جارہا ہے۔ ساتھ ہی امدادی عملے کو بھی شدید خطرات لاحق ہیں، جن میں گرفتاری، جسمانی حملے، یا غلط معلومات کی بنیاد پر کام کرنا شامل ہے۔ اس کے علاوہ بعض علاقوں میں امدادی ٹرکوں، گوداموں کو جلانے یا لوٹنے کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔

ڈاکٹر الربیعہ نے امدادی منصوبوں کے لیے مالی وسائل کی کمی کو ایک بڑا خطرہ قرار دیا اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ مزید عطیہ دہندگان سامنے آئیں تاکہ انسانی بحران کو مزید بڑھنے سے روکا جاسکے۔ انہوں نے سعودی عرب کی "سہم" ڈیجیٹل مہم کی کامیابی کو سراہا جس کے ذریعے عوام اور نجی ادارے عالمی انسانی اپیلوں پر خاطر خواہ تعاون کررہے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ عالمی امن واستحکام کے لیے تمام متاثرہ معاشروں کا ساتھ دینا ضروری ہے۔ سعودی عرب اپنے انسانی مشن کے تحت دنیا بھر میں امداد فراہم کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔

برطانوی عازمین حج بحری جہاز کے ذریعے سعودی عرب کی طرف گامزن

لندن (ایجنسی): برطانوی عازمین حج برطانیہ سے سعودی عرب کے لیے بحری جہاز کے ذریعے روانہ ہوئے ہیں۔ یہ گروپ پانچ افراد پر مشتمل ہے۔ جن کی عمریں 27 سے 47 سال کے درمیان ہیں۔ عازمین حج کا یہ گروپ یکم اپریل سے سفر میں ہے۔ امید ظاہر کی جارہی ہے کہ یہ افراد رواں ہفتے سعودی عرب پہنچ جائیں گے۔ ملاح عبدالواحد، توصیف احمد، جوڈی میکا نٹائر، دبیرالدین اور طاہر اختر نے دوران سفر یورپ وشمالی افریقہ میں کئی جگہوں پر سٹاپ کیا ہے۔ نیز سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے سمندری سفر کو شیئر کیا ہے۔ سمندری سفر کے دوران عازمین حج کو آندھیوں اور طوفانوں کا سامنا رہا۔ عازمین حج کا یہ گروپ 55 دنوں سے سفر میں ہے۔ نیز اس دوران انہوں نے گلوبل ہیلپنگ ہینڈز کے لیے فنڈنگ بھی کی ہے۔ برطانوی عازمین حج کا یہ 5 رکنی گروپ حال ہی میں شمال مشرقی مصر کے اسماعیلیہ شہر میں داخل ہوا ہے اور رواں ہفتے کے آخر میں سعودی عرب پہنچ جائے گا۔

بہار اسمبلی انتخاب کے پیش نظر کانگریس نے اپنی پہلی گارنٹی کا کیا اعلان

خواتین کو ملیں گے ماہانہ دو ہزار پانچ سو روپے

پٹنہ (ایجنسی): بہار میں رواں سال کے آخر تک اسمبلی انتخاب ہونا ہے، اور سبھی پارٹیوں نے اس تعلق سے تیاریاں شروع بھی کردی ہیں۔ کانگریس نے بھی بہار میں اپنی پرانی پہچان حاصل کرنے کے مقصد سے میٹنگوں کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ آج ایک پریس کانفرنس کے دوران کانگریس نے اپنی پہلی گارنٹی 'مائی بہن مان یوجنا' کا اعلان بھی کردیا۔ اس کے تحت بہار کی خواتین کو ماہانہ 2500 روپے دیے جائیں گے۔ کانگریس ریاستی دفتر صداقت آشرم میں منعقد ایک پریس کانفرنس کے دوران آل انڈیا مہیلا کانگریس کی صدر الکا لامبا اور بہار کانگریس صدر راجیش کمار نے اس گارنٹی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ بہار میں مہاگٹھ بندھن کی حکومت بننے پر ضرورت مند خواتین کے لیے 'مائی بہن مان یوجنا' نافذ کیا جائے گا، اور ہر ماہ 2500 روپے کا اعزازیہ فراہم کیا جائے گا۔ کانگریس نے اس گارنٹی سے متعلق ایک پوسٹر بھی جاری کیا ہے جس میں رجسٹریشن کے لیے ایک 'مسڈ کال نمبر' دیا گیا ہے۔ پوسٹر میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ''مہاگٹھ بندھن حکومت بننے کے بعد ضرورت مند خواتین کو بطور اعزازیہ 2500 روپے ماہانہ دیا جائے گا۔''

الکا لامبا نے اس گارنٹی سے متعلق بھروسہ دلاتے ہوئے کہا کہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو 2500 روپے خواتین کو مل جائیں گے۔ اس منصوبہ سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک مسڈ کال اور کچھ اہم تفصیلات کی ضرورت ہوگی اور یہ سب کرنے کے بعد ان کا رجسٹریشن ہوجائے گا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ''مجھے اس بات کی بے حد خوشی اور فخر ہے کہ بہار کانگریس صدر نے پہلی گارنٹی میں خواتین کے لیے اعلان کیا ہے۔'' بہار کانگریس صدر راجیش کمار نے بھی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انھوں نے بتایا کہ اس منصوبہ کے ذریعہ خواتین کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ ساتھ ہی انھوں نے مطلع کیا کہ مہاگٹھ بندھن کی سبھی پارٹیاں اپنی اپنی سطح پر لوگوں سے جڑنے کا کام کررہی ہیں۔ اس منصوبہ کو مہاگٹھ بندھن کی کوآرڈینیشن کمیٹی کی میٹنگ میں ہی منظوری دی گئی ہے۔ 'مائی بہن مان یوجنا' کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے راجیش کمار نے کہا کہ ''ہم خواتین کی معاشی کامیابی کے لیے پرعزم ہیں۔ اسی کے تحت بہار میں مہاگٹھ بندھن کی حکومت بننے پر ہم ریاست کی خواتین کے لیے ہر مہینے 2500 روپے کی گارنٹی کا اعلان کر رہے ہیں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''جن ریاستوں میں کانگریس کی حکومت ہے، وہاں ایسا منصوبہ پہلے سے ہی چل رہا ہے۔ ایسا منصوبہ کرناٹک میں سب سے پہلے شروع ہوا اور ہماچل پردیش اور جھارکھنڈ میں بھی یہ بہتر انداز میں جاری ہے۔'' بی جے پی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے بہار کانگریس صدر نے کہا کہ ''گزشتہ انتخاب میں بی جے پی نے بہار کی عوام سے ایسا ہی وعدہ کیا تھا، لیکن جب ان کی حکومت بنی تو انھوں نے اسے نافذ کرنے سے منع کردیا۔ لیکن کانگریس جو کہتی ہے وہ کرکے دکھاتی ہے۔'' مثال پیش کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ ''آپ کرناٹک، ہماچل اور اتراکھنڈ میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہم خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے لگاتار کام کررہے ہیں۔''

گلوکارہ نیہا سنگھ راٹھور کے خلاف 'ہنومان سینا' نے وارانسی میں درج کرائی ایف آئی آر، مودی کے خلاف نازیبا تبصرہ کا الزام

وارانسی (ایجنسی): بہار کی لوک گلوکارہ نیہا سنگھ راٹھور ایک بار پھر مشکل میں پھنستی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ وارانسی کے لنکا تھانہ میں نیہا سنگھ راٹھور کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ہنومان سینا (سماجی تنظیم) کے صدر سدھیر سنگھ نے لوک گلوکارہ کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ نیہا سنگھ پر اپنی ویڈیو میں وزیراعظم نریندر مودی کے خلاف نازیبا تبصرہ کرنے کا الزام ہے۔ نیہا سنگھ راٹھور پر الزام ہے کہ وارانسی کے رکن پارلیمنٹ اور ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کے بارے میں انہوں نے توہین آمیز ویڈیو بنائی ہے۔ ساتھ ہی ویڈیو میں وزیر اعظم کے خلاف تضحیک آمیز الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں۔ ان پر یہ بھی الزام ہے کہ وہ ایسی ویڈیو بنا کر پاکستان میں وائرل کررہی ہیں۔ شکایت کنندہ نے کہا کہ ''بہار کی لوک گلوکارہ نیہا سنگھ راٹھور مسلسل وزیر اعظم مودی کے خلاف تضحیک آمیز ویڈیو بنارہی ہیں، جو نہ صرف وارانسی کے عوام بلکہ پورے ملک کی توہین ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ نیہا سنگھ راٹھور اس ویڈیو کو پاکستان میں وائرل کررہی ہیں جو کہ غداری کے زمرے میں آتا ہے۔

شکایت کنندہ کے مطابق وزیر اعظم مودی کے خلاف لوک گلوکارہ کی بنائی گئی ویڈیو اس وقت پاکستان کی میڈیا اور ٹی وی پر مسلسل نشر کی جارہی ہے۔ شکایت کنندہ نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان میں رہنے والے غدار بھی نیہا سنگھ راٹھور کی مالی مدد کرکے ان کی ویڈیو کو مسلسل وائرل کررہے ہیں۔ شکایت کرنے والے نے اپیل کی ہے کہ غدار نیہا سنگھ راٹھور کے خلاف غداری جیسی سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں جموں وکشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ پر بھی نیہا سنگھ راٹھور نے ایک ویڈیو بنایا تھا۔ اس ویڈیو کی وجہ سے لکھنؤ کے حضرت گنج تھانہ میں غداریٔ وطن اور آئی ٹی ایکٹ کے تحت ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔

''لوہیانامہ'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔

قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد

PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

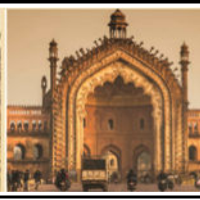

مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کی خدمات کا پوری دنیا کو اعتراف ہے: مولانا بلال عبدالحی حسنی ندوی

ندوۃ العلماء میں الشیخ سعید الأعظمی الندوی: حیاتہ وآثارہ مؤلفہ مولانا ڈاکٹر محمد فرمان ندوی کا اجراء

لکھنؤ (پریس ریلیز): دوسروں کے لئے قربانی دینا اور دوسروں کے لئے جینا بہت بڑی بات ہے، مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی اگر چاہتے تو دنیا میں کہیں بھی جا سکتے تھے، کیونکہ وہ علمی صلاحیتوں کے مالک تھے، لیکن انہوں نے ندوۃ العلماء سے جو پیمان وفا باندھا وہ آج تک قائم ہے، ان کے آگے صرف ندوہ ہی تھا، وہ دارالعلوم کی ہمہ جہت ترقی کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید بلال عبدالحی حسنی ندوی نے الشیخ سعید الأعظمی الندوی: حیاتہ وآثارہ مؤلفہ مولانا ڈاکٹر محمد فرمان ندوی (استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء) کا علامہ حیدر حسن خاں ٹونکی کانفرنس ہال ندوۃ العلماء میں اجرا کرتے ہوئے کیا۔

مولانا بلال حسنی ندوی نے کہا: مولانا اعظمی ہمارے والد مولانا سید محمد الحسنی کے ساتھ ماہنامہ البعث الاسلامی کی ادارت میں شریک رہے، اور اب ان کی ادارت میں یہ ماشاءاللہ پوری آب وتاب سے نکل رہا ہے، ان دونوں کو مسلمانوں کے امور سے بہت دلچسپی تھی، اور عالم اسلام کے حالات پر غور کرنے کے لئے ان دونوں نے اسلامک ورلڈ لیگ (الرابطۃ الدولیۃ الاسلامیۃ) قائم کی، گویا یہ رابطہ عالم اسلامی کی خشت اول تھی، اس لیگ میں عالم عرب کے اسکالر بھی شامل تھے، اس کا ایک عربی، اور انگریزی خبرنامہ بھی شائع ہوتا تھا۔

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کے صاحبزادہ مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمن ندوی (پروفیسر خواجہ معین الدین چشتی یونیورسٹی لکھنؤ) نے اپنی تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں اپنے والد کے انداز تربیت ذکر کیا، اور کہا کہ مفکر اسلام مولانا ابو الحسن علی ندوی اور مولانا محمد رابع حسنی ندوی سے ایسا گہرا تعلق تھا کہ ان کا ہر اشارہ حکم کے درجہ میں تھا۔

پروفیسر سید وسیم اختر چانسلر انٹگرل یونیورسٹی لکھنؤ نے کہا: مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی نے ۱۹۹۳ء میں مسلمانوں کی عصری علوم کے فروغ کے لئے انٹگرل یونیورسٹی کو قائم کیا، میں اس کا گواہ ہوں کہ مولانا کو دارالعلوم کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی قائم کرنے کی بہت فکر تھی، آج یونیورسٹی جس شکل میں سامنے ہے، اس میں مولانا اعظمی کی توجہات شامل ہیں۔

امام عیدگاہ مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے کہا: ہمارے لئے سعادت کی بات ہے کہ استاذ محترم کے حالات و خدمات پر اہم تحقیقی کتاب مؤلفہ مولانا ڈاکٹر محمد فرمان ندوی کے اجراء کے لئے اس محفل میں شریک ہیں، یہ کتاب سعید شناسی کا مستند حوالہ ہے، اس لئے مصنف مولانا سعید الرحمن اعظمی کے خاص تربیت یافتہ شاگرد ہیں، جس طرح ان کے استاذ محترم نے اپنے شیخ و مربی مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی کے حالات پر اپنی اہم کتاب (۴۸ سال شفقتوں کے سایہ میں) لکھی ہے، اس طرح مولانا ڈاکٹر محمد فرمان ندوی نے اپنے استاذ پر یہ کتاب لکھی ہے۔

مصنف کتاب مولانا ڈاکٹر محمد فرمان ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، جس میں کتاب اور مولانا سعید الرحمن اعظمی کے تعارف پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے عظیم سپوت، ۷۵ سال سے تدریسی، علمی، ادبی اور اصلاحی خدمات انجام دینے والی شخصیت مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کے حالات پر لکھی گئی کتاب کے اجرا کی محفل ایک رسمی محفل نہیں، بلکہ یہ احسان شناسی اور قدر افزائی کی محفل ہے، ہم رب کی بارگاہ میں سراپا شکر وسپاس ہیں کہ اللہ تعالی نے ہم کو اس کا موقع دیا، اس میں چھ ابواب، اور ساڑھے پانچ سو صفحات میں ہے، جن میں مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کے حالات، ان کی تعلیم، تربیت، تدریس، صحافت، خطابت، علمی وادبی خدمات اور ان کے بعض شاگردوں کا تذکرہ اور البعث الاسلامی والرائد میں لکھے گئے اداریوں کی فہرست شامل ہے۔

اس پروگرام کی نظامت مدیر ماہنامہ معارف اعظم گڑھ مولانا عمیر الصدیق ندوی نے کی، انہوں نے مولانا اعظمی اور ندوۃ العلماء پر سیر حاصل گفتگو کی، محمد ثمامہ انصاری نے تلاوت کی، مشہور شاعر ماجد دیوبندی نے نعت پیش کی، اور عبدالناصر اور سیف انصاری وغیرہ نے ترانہ ندوہ پیش کیا، سید ابو الحسن علی حسنی نے تہنیتی نظم پیش کی، اس پروگرام میں مولانا سید عمار حسنی ندوی، مولانا ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی، مولانا محمد زکریا سنبھلی، مولانا عبد القادر ندوی، مولانا عبد العزیز بھٹکلی ندوی، ڈاکٹر مسیح الرحمن اعظمی، قاری عبدالحمید ندوی، مولانا ابوسحبان روح القدس ندوی، مولانا عتیق احمد بستوی، مولانا محمد خالد غازیپوری ندوی، مولانا نیاز احمد ندوی، مولانا عبد العلی فاروقی، ڈاکٹر مسعود الحسن عثمانی، مولانا ظہیر احمد صدیقی ندوی، پروفیسر مشیر حسین صدیقی، ڈاکٹر محمد شعیب قریشی، مولانا اسماعیل بھولا ندوی، مولانا اقبال احمد اعظمی ندوی، نجم الدین فاروقی، مولانا کمال اختر ندوی، مولانا نعیم الرحمن صدیقی ندوی، مولانا ظفر الدین ندوی، مولانا محمد فیضان نگرامی ندوی، مولانا عبد اللہ مخدومی ندوی، ڈاکٹر ندیم اختر، سید فوزان اختر، حافظ مصباح الدین وغیرہ موجود تھے۔

ریاست میں امن وامان کی صورتحال ابتر ہے: اکھلیش

خواتین کے قتل، ڈکیتی اور زیادتی کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا کہ ریاست میں امن وامان کی صورتحال گر گئی ہے۔ جرائم کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ جرائم پر قابو پانے کے حوالے سے بی جے پی حکومت کے تمام دعوے جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت کا لا اینڈ آرڈر اور جرائم کے تئیں زیرو ٹالرنس کا دعویٰ صفر ہو گیا ہے۔ خواتین کے قتل، ڈکیتی اور زیادتی کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ بی جے پی حکومت کی ناکامی کی وجہ سے یوپی خواتین کے خلاف جرائم میں نمبرون بن گیا ہے۔

حال ہی میں مرادآباد میں ایک نوعمر لڑکی کی اجتماعی عصمت دری کا واقعہ پیش آیا۔ میرٹھ میں نرس کے ساتھ عصمت دری کی کوشش کی گئی۔ فرخ آباد میں گھر میں سوئی ہوئی بزرگ خاتون کو قتل کر دیا گیا۔ بلہور کانپور شہر کے چوبے پور میں ایک شخص کا قتل کر دیا گیا۔ یہ واقعات محض مثالیں ہیں۔ ریاست میں روزانہ اس طرح کے درجنوں واقعات رونما ہو رہے ہیں۔

بی جے پی کی حکومت میں اتر پردیش میں کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ غریبوں کے ساتھ ناانصافی اور مظالم کے واقعات میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ کسی کو انصاف نہیں مل رہا۔ زمین پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے۔ حکومت کے پاس سوائے یقین دہانیوں کے کچھ نہیں۔ جھوٹ، لوٹ مار اور بدعنوانی بی جے پی حکومت کی پہچان بن چکی ہے۔ بی جے پی حکومت ہر محاذ پر ناکام ہو چکی ہے۔ پولیس حراست میں سب سے زیادہ اموات بی جے پی کی حکومت میں ہو رہی ہیں۔ بی جے پی حکومت عوام کا اعتماد کھو چکی ہے۔ بی جے پی حکومت عوامی مفاد میں کام کرنے کے بجائے معصوموں کو پریشان کر رہی ہے۔ بے بس عوام 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے پرعزم ہے۔

ریاستی حکومت کسانوں کو 75 فیصد سبسڈی پر جپسم فراہم کر رہی ہے: سوریہ پرتاپ شاہی

لکھنؤ (ایجنسی) ریاستی وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے ریاست کے کسانوں کے مفاد میں اہم معلومات دی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت زرعی اسکیم کے تحت 75 فیصد سبسڈی پر جپسم فراہم کر رہی ہے تاکہ زمین میں مائیکرو عناصر کی کمی کو دور کیا جا سکے، سلفر کی مقدار میں اضافہ کیا جا سکے اور کھاری زمین کو بہتر بنایا جا سکے۔ جناب شاہی نے بتایا کہ محکمہ جاتی پورٹل پر رجسٹرڈ تمام زمروں کے استفادہ کنندگان زیادہ سے زیادہ 2 ہیکٹر کی حد تک 3 کوئنٹل فی ہیکٹر کے حساب سے جپسم خرید سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جپسم ایک اہم معدنیات ہے جس میں 23 فیصد کیلشیم اور 18.6 فیصد سلفر پایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال مٹی کی طبعی اور کیمیائی خصوصیات کو بہتر بناتا ہے، اور الکلین / بنجر زمین کو بھی بہتر بناتا ہے۔ زمین کے پی ایچ کو متوازن کرنا، مٹی کی ساخت کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ فصل کے معیار اور پیداوار میں 5 سے 10 فیصد اضافہ کرنا۔ انہوں نے کہا کہ جپسم میں کیلشیم اور سلفر کی موجودگی پودوں کی جڑوں کو مضبوط بنا کر ان کی نشوونما کو بہتر بناتی ہے اور انہیں زیادہ غذائی اجزاء جذب کرنے کے قابل بناتی ہے۔ کیلشیم اور سلفر دھان کی نشوونما اور اچھی پیداوار کے لیے ضروری ہیں۔ جپسم کیلشیم کے ساتھ الکلین اور نمکین مٹی میں موجود سوڈیم کو صاف کر دیتا ہے۔ کیلشیم زمین کی طبعی اور کیمیائی ساخت کو بہتر بنانے میں اہم جز ہونے کی وجہ سے زمین کی پانی کو جذب رکھنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے جس سے دھان کی پیداوار اور معیار میں بہتری آتی ہے اور دانے زیادہ موٹے اور چمکدار ہوتے ہیں۔ مسٹر شاہی نے دالوں اور تیل کے بیجوں کی فصلوں میں جپسم کے استعمال کے فوائد پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ جپسم کا استعمال پھلی کی فصلوں میں رائزوبیم بیکٹیریا کی سرگرمی کو بڑھاتا ہے اور پروٹین کی مقدار میں اضافہ کرتا ہے جبکہ تیل کی فصلوں میں یہ تیل کی مقدار اور پودوں کی نشوونما کو بڑھاتا ہے۔ اس طرح دلہن اور تلہن کی فصلوں میں 10 سے 15 فیصد اضافہ ہوتا ہے۔ انہوں نے ریاست کے تمام کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں کے سرکاری بیج گودام سے 75 فیصد سبسڈی پر زیادہ سے زیادہ 2 ہیکٹر کی حد کے اندر اپنے کھیتوں میں 3 کوئنٹل فی ہیکٹر کے حساب سے جپسم ڈال کر زمین کی طبعی، کیمیائی اور حیاتیاتی خصوصیات میں بہتری کے ساتھ زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کریں۔

61 منصوبوں کیلئے 57.134 کروڑ روپے سے زیادہ کے فنڈ منظور

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش حکومت ریاستی سیاحت کی ترقی پر تیزی سے کام کر رہی ہے۔ سیاحت کے نقشے پر ہر اسمبلی حلقہ میں غیر معروف سیاحتی مقامات کو نمایاں کیا جا رہا ہے۔ چیف منسٹر ٹورازم ڈیولپمنٹ شراکتی اسکیم کے تحت دو سال میں 61 پروجیکٹوں کے لیے 57.134 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم منظور کی گئی ہے۔ یہ معلومات سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت ریاست کی سیاحتی ترقی کو ایک نئی سمت دینے کی مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں غیر معروف تاریخی، ثقافتی اور مذہبی اہمیت کے حامل سیاحتی مقامات کو ترجیحی بنیادوں پر تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد ریاست کے سیاحتی مقامات کو ایک نئی جہت دینا ہے۔ اس سے نہ صرف سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا بلکہ مقامی لوگوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع بھی وضع ہوں گے۔ ان کوششوں سے ریاست کی آمدنی میں نمایاں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ محکمہ کا یہ بھی ماننا ہے کہ یہ منصوبے مقامی ثقافت اور ورثے کو محفوظ رکھنے میں مدد دیں گے۔

برڈ فلو کے پیش نظر پولٹری اور پرندوں کی حفاظت کیلئے ضروری احتیاط اور نگرانی کی جائے: مسٹر دھرم پال سنگھ

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے مویشی پروری اور ڈیری ترقیات کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے آج اینمل ہسبنڈری ڈائریکٹوریٹ میں منعقدہ ایک پروگرام میں بے سہارا گایوں کے تحفظ کے لیے ریاست کے 12 اضلاع میں 15 بڑے گائے کے تحفظ کے مراکز کا ورچولی طور پر افتتاح کیا۔ اس کے تحت للت پور ضلع میں 03 بڑے گائے کے تحفظ کے مراکز، بجنور میں 02 اور ہردوئی، آگرہ، شراوستی، بجنور، سنبھل، بریلی، جونپور، لکھیم پور کھیری، بہرائچ اور مہوبہ اضلاع میں 01-01 مراکز کا تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے۔ ان 15 گائے کے تحفظ کے مراکز کی تعمیر کی کل لاگت 80.2401 لاکھ روپے ہے۔ ہر مرکز میں تقریباً 400 مویشیوں کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ اس موقع پر، جناب دھرم پال سنگھ نے مویشیوں کی دیکھ بھال اور تعاون کے سلسلے میں علاقائی ایم ایل اے، گاؤں پردھانوں، ضلع مجسٹریٹ، چیف ویٹرنری آفیسر اور متعلقہ اضلاع کے نگرانوں سے بھی بات کی۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ گائے تحفظ کے کاموں میں مقامی سطح پر عوامی نمائندوں کا تعاون بھی لیا جائے اور گائے تحفظ مراکز کے تعمیراتی کام میں معیار پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ بے سہارا مویشیوں کے لیے تمام ضروری انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔ گائے پناہ گاہوں میں گائے کو بھوکا نہیں رہنا چاہئے۔ چارے، بھوسے اور روشنی کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔ گرمی اور گرمی کی لہر سے بچاؤ کے لیے مکمل انتظامات کیے جائیں۔ موسم برسات اور وبائی امراض سے بچاؤ کے لیے ویکسینیشن اور ضروری انتظامات کیے جائیں۔ اب تک، ریاستی حکومت نے 560 بڑے گائے تحفظ کے مراکز کو منظوری دی ہے، جن میں سے 387 مراکز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور 375 مراکز کو فعال کر دیا گیا ہے۔ مارچ 2025 تک محفوظ گائے کی دیکھ بھال کے لیے 100٪ گرانٹ کی رقم DBT کی طرف سے ادا کر دی گئی ہے۔ گائے تحفظ کے پروگراموں کے ذریعے دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور اقتصادی ترقی کے بہت سے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ سڑکوں اور شاہراہوں کے قریب واقع دیہاتوں میں اگر رات کے وقت مویشی چرانے والوں کے مویشی سڑک پر آجائیں تو سڑک حادثات کا امکان ہے۔

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں یوگا فیسٹول کا اہتمام

یوگا صرف جسمانی ورزش نہیں بلکہ یہ زندگی کی ہمہ گیر ترقی کا وسیلہ: ڈاکٹر نلنی مشرا

لکھنؤ (پریس ریلیز): خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں شعبۂ فزیکل ایجوکیشن میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی زیر نگرانی میں گورنر اتر پردیش اور چانسلر آنندی بین پٹیل کے ہدایت مطابق یوگا فیسٹول کا اہتمام کیا گیا ہے اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام کا اہتمام فزیکل ایجوکیشن، این ایس ایس اور سپورٹ کلب کے اشتراک سے منعقد کیا گیا۔ اس خصوصی موقعے پر این ایس ایس کوارڈینیٹر ڈاکٹر نلنی مشرا نے کہا کہ یوگا صرف جسمانی ورزش نہیں بلکہ یہ زندگی کی ہمہ گیر ترقی کا وسیلہ ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انھوں نے یوگا کی تہذیبی و ثقافتی اہمیت اور جسمانی و ذہنی افادیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یوگا نہ صرف ہندوستان ایسا قیمتی تہذیبی اور ثقافتی ورثہ ہے جس نے پوری دنیا میں صحت اور تندرستی کے نئے منظروں کو منور کر رہا ہے بلکہ اس کے ذریعے اس صارفی عہد اور بھاگتی ہوئی زندگی میں جسمانی، ذہنی اور روحانی سکون حاصل کیا جا سکتا ہے۔

انھوں نے یہ بھی کہا کہ یوگا ایک جسمانی کثرت اور سرگرمی کے ساتھ ساتھ ایک قدیم جسمانی، ذہنی اور روحانی عمل ہے جس سے زندگی میں مثبت عناصر کا ظہور ہوتا ہے اور اس کے ذریعے سے بہت سے امراض سے بچا جا سکتا ہے۔ روزانہ یوگا کرنے سے کسی بھی طرح کے دباو سے بچا جا سکتا ہے گویا متوازن زندگی گزارنے کے لئے یوگا بہت ضروری ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یوگا ایک جسمانی، ذہنی اور روحانی مشق ہے اور صحتمند زندگی اور معاشرے کی تعمیر کے لئے اس کو جاری رکھنا ضروری ہے۔ شعبۂ فزیکل ایجوکیشن کے انچارج ڈاکٹر محمد شارق نے طلبہ سے کہا کہ یوگا صرف آپ کے جسم کو توانائی ہی نہیں بخشتا ہے بلکہ یوگ کرنے والے کے ذہن کو بھی طاقت اور قوت عطا کرتا ہے اور اس سے بہت سی جسمانی بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ یوگا ایک دن کا عمل نہیں ہے بلکہ یہ زندگی کو صحت مند بنانے کا ایک مسلسل عمل ہے لہذا ہم سبھی لوگوں کو یوگا کو اپنی زندگی کا اٹوٹ حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اس پروگرام میں فزیکل ایجوکیشن کے شعبے کے طلبہ اور این ایس ایس کے رضا کاروں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور یوگا کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کا حلف بھی لیا۔ آخر میں ڈاکٹر حسن مہدی نے سبھی شرکا کا شکریہ ادا کیا۔

وزیر اعلیٰ نے محکمہ معذور افراد مستحکم کاری کے کاموں کا لیا جائزہ

ریاست کے تمام 18 ڈویژنل ہیڈکوارٹرس پر معذور افراد بازآبادکاری مراکز ترجیحی بنیادوں پر قائم کیے جائیں

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے آج اپنی سرکاری رہائش گاہ پر معذور افراد مستحکم کاری محکمے کے کاموں کا جائزہ لیا اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ معذور نوجوانوں کے لیے چلائے جانے والے تعلیمی اداروں میں انتظامی نظام کو حساس، چوکس اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ کچھ سماج دشمن عناصر معذور افراد کے لیے اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں انتشار پھیلانے اور انہیں ناپسندیدہ اور سماج دشمن سرگرمیوں کی طرف لے جانے کی منصوبہ بند کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں ایسے رجحانات سے پوری طرح چوکنا رہنا ہوگا اور طلباء کی حفاظت اور نفسیاتی سماجی تحفظ کو یقینی بنانا ہوگا۔ ان اداروں کو مدد کی پیشکش کرنے والی بیرونی ایجنسیوں کے پس منظر کی مکمل جانچ کے بعد ہی اجازت دی جانی چاہیے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کے تمام چائلڈ ہڈ ڈے کیئر سینٹرس، ذہنی معذوروں کے پناہ گاہوں اداروں، مربوط اسکولوں، اور 'ممتا'، 'اسپرش' اور 'سنکیت' اسکولوں کا جامع معائنہ کیا جائے۔ یہاں زیر تعلیم بچوں کے ساتھ مکالمہ قائم کرکے اور ان کی ضروریات، امنگوں اور والدین کی توقعات کو سمجھ کر ادارہ جاتی انتظامات کو مزید مستحکم کیا جائے۔ ان اسکولوں میں اساتذہ کی خالی آسامیوں کو جلد پُر کیا جائے۔ جب تک باقاعدہ تقرری نہیں ہو جاتی، دیگر متبادل انتظامات کے ذریعے اہل نوجوانوں کی خدمات لی جائیں۔ ان نوجوانوں کو مستقبل کے انتخابی عمل میں اہمیت دی جانی چاہیے۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ کو معذور افراد مستحکم کاری محکمے کی اسکیموں، کامیابیوں اور ایکشن پلان کی تازہ ترین صورتحال کے بارے میں بتایا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تمام فلاحی اسکیمیں شفاف اور تکنیکی طور پر لیس ہونی چاہئیں اور ٹارگٹ مستحقین کو بروقت فوائد فراہم کرنے چاہئیں۔ گزشتہ 8 برسوں میں محکمہ کے بجٹ میں دس گنا سے زائد اضافہ کیا گیا ہے جو کہ معذور افراد کے تئیں حکومت کے حساس عزم کو ظاہر کرتا ہے۔

میٹنگ میں وزیر اعلیٰ کو یہ بھی بتایا گیا کہ دیویانگجن/معذور افراد پنشن اسکیم کے تحت فی الحال 1300 کروڑ روپئے کی پنشن رقم 11.04 لاکھ استفادہ کنندگان میں تقسیم کی گئی ہے، جب کہ جذام سے متاثرہ تقریباً 12 ہزار افراد کو ماہانہ 3000 روپئے کی شرح سے امداد دی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی سطح پر ایک مہم چلائی جانی چاہئے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کن اہل افراد کو ابھی تک پنشن نہیں مل رہی ہے۔ اس کے علاوہ جو نا اہل افراد مراعات لے رہے ہیں ان کی بھی نشاندہی کی جائے اور ان کے خلاف کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ گزشتہ مالی سال میں 35136 معذور افراد کو ٹرائی سائیکل، وہیل چیئر، بریل کٹس جیسے معاون آلات کے لیے 93.28 کروڑ روپئے کی امداد دی گئی۔ موٹرائزڈ ٹرائی سائیکل اسکیم کے تحت 270 انتہائی معذور افراد کو 2 لاکھ روپئے تک کا سامان فراہم کیا گیا۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی اسکیموں کا فائدہ ریاست کے استفادہ کنندگان تک پوری مستعدی کے ساتھ پہنچے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ارکان پارلیمنٹ اور ایم ایل اے سے بھی درخواست کی جانی چاہئے کہ وہ موٹرائزڈ ٹرائی سائیکل اسکیم کے لئے اپنے فنڈ سے تعاون دیں۔ ریاستی ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں معذوروں کو مفت سفر کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ میٹنگ میں بتایا گیا کہ گزشتہ مالیاتی سال میں 31 لاکھ سے زائد معذور افراد نے اس سہولت سے فائدہ اٹھایا۔

کوکلیئر امپلانٹ اسکیم کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ اسکیم صرف اس صورت میں کارگر ہوسکتی ہے جب علاج نوزائیدہ مرحلے سے شروع ہو۔ انہوں نے ہدایت کی کہ حال ہی میں اس اسکیم سے مستفید ہونے والے 214 بچوں کی صحت کی حالت کو فالو اپ کرتے ہوئے اور ان کے اہل خانہ سے رابطہ قائم کیا جائے۔ تعلیمی شعبہ کے جائزہ کے دوران وزیر اعلیٰ کو بتایا گیا کہ 25 اضلاع میں قائم چائلڈ ڈے کیئر سنٹرس میں 1390 بصارت، قوت سماعت اور ذہنی معذور بچوں کو ضروری تربیت اور تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس وقت ریاست میں 16 خصوصی اسکولوں، 07 مربوط اسکولوں اور 05 ذہنی بازآبادکاری مراکز کے توسط سے 1680 بچوں کو رہائشی تعلیم فراہم کی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ لکھنؤ واقع ڈاکٹر شکنتلا مشرا نیشنل رہابلیٹیشن یونیورسٹی اور چترکوٹ واقع جگدگرو رام بھدراچاریہ دیویانگ اسٹیٹ یونیورسٹی میں مہارت فروغ پر مبنی نصاب کو ترجیح دی جائے اور ان اداروں کا قومی سطح پر نشر و اشاعت کی جائے تاکہ ملک بھر کے خواہشمند معذور افراد ان اداروں سے وابستہ ہو سکیں۔

میٹنگ میں وزیر اعلیٰ کو یہ بھی بتایا گیا کہ اب تک ریاست میں یو ڈی آئی ڈی پورٹل پر 15 لاکھ معذور افراد کو رجسٹر کیا گیا ہے، جن میں سے زیادہ تر کو یونک آئی ڈی کارڈ جاری کیے جا چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کے تمام 18 ڈویژنل ہیڈکوارٹرس میں ترجیحی بنیادوں پر معذور بازآبادکاری مراکز قائم کیے جائیں تاکہ بازآبادکاری، تعلیم اور مہارت فروغ سے متعلق خدمات مقامی سطح پر دستیاب ہوسکیں۔

11 ویں بین الاقوامی یوگا ڈے کے موقع پر یوگا ٹرینروں کا پروگرام منعقد

لکھنؤ (ایجنسی): کو 11 ویں بین الاقوامی یوگا ڈے کے موقع پر ہر ضلع سے 01 ماسٹر ٹرینرز کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یوگا سے جوڑ کر صحت کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔ ریاستی آیورویدک اور یونانی میڈیسن مینوفیکچرنگ لیبارٹری، لکھنؤ میں 75 اضلاع کے ماسٹر ٹرینرز کو یوگا ڈے کے لیے مجوزہ 'یوگا پروٹوکول' پر تربیت دینے کے لیے ایک تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے افتتاحی سیشن میں اپنے خطاب میں، پرنسپل سکریٹری آیوش، فوڈ سیفٹی اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن، جناب رنجن کمار نے کہا کہ یوگا فطرت کے تمام عناصر، درختوں، جانوروں، وغیرہ کو آپس میں جوڑنے کا ایک ذریعہ ہے، جس کی بنیاد پر 2025 کے لیے یوگا تھیم کو 'ایک زمین، ایک صحت' رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی تحفظ میں یوگا کا بھی اہم کردار ہے۔ یوگا کی مشق کرنے سے غیر متعدی امراض (ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، تناؤ وغیرہ) سے بچا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یکم جون 2025 سے ریاست میں یوٹیوب لائیو کے ذریعے ماہر ڈاکٹروں اور یوگا انسٹرکٹروں کے ذریعہ مختلف بیماریوں میں یوگا کی تاثیر پر لیکچر نشر کئے جائیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ یوگا سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ صحت مند رہنے کے لیے انسان کو یوگا کو اپنے روزمرہ کے معمولات میں شامل کرنا چاہیے۔ پرنسپل سکریٹری نے کہا کہ اس پروگرام میں تربیت یافتہ ماسٹر یوگا ٹرینرز اپنے متعلقہ اضلاع میں یوگا فلاحی مراکز اور آیوشمان آروگیہ مندر میں کام کرنے والے یوگا انسٹرکٹروں کو یوگا کی تربیت فراہم کریں گے۔ تربیت یافتہ یوگا انسٹرکٹر یوگا سے وابستہ اداروں کے یوگا پریکٹیشنرز اور آشا کارکنوں کو یوگا پروٹوکول کی تربیت دیں گے (پتنجلی یوگا سنستھان برہما کماری، گایتری پریوار، آرٹ آف لیونگ وغیرہ)، جس کے ذریعے ریاست کے تمام میونسپل یوگا ڈے اور یوگا کے انعقاد کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو یوگا سے منسلک کیا جا سکتا ہے۔ اس پروگرام میں اسپیشل سکریٹری آیوش جناب ہرکیش چورسیہ، ڈائریکٹر یونانی، پروفیسر جمال اختر، ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر نارائن داس، سپرنٹنڈنٹ فارماسیوٹیکل لیبارٹری ڈاکٹر برجیش کمار، پروفیسر آر وی یادو، ڈاکٹر روچی سریواستو، ڈاکٹر برجیش گپتا، ڈاکٹر اودھیش دویدی، ڈاکٹر سنتوش گنگوار سمیت ۷۵ ضلع کے ٹریننگ افسران موجود تھے۔

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW
جس اخبار پر رہتی ہے ہر نظر
روزنامہ لوھیانامہ
جس کا ایک ایک لفظ ہے معتبر
نئی تاریخ لکھ رہا ہے جیسے وقت پر
ای - پیپر
اب آپ ہندوستان یا دنیا کے کسی گوشے میں بھی ہوں پڑھ سکتے ہیں اپنے صوبے کی ہر خبر
وزٹ کریں
www.lohianama.com

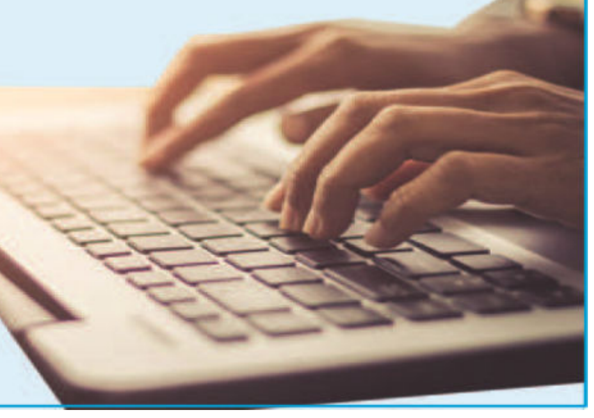

بس ایک کلک میں پڑھیں اپنی ریاست کی ہر خبر